ذَرِیعَۃُ النَّجاتِ

لِمَنْ تَبَرَّكَ

بِاٰثارِ سَیِّدِ الْکَائِنَات

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مولانا شاہ محمد بدرالدین قادری پھلواری

رحمۃ اللہ علیہ

الاثر النبوی الشریف

لسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثلاث شعرات وجزء من الضرس الشریف

حلب (شام، اللہ تعالیٰ اس کو آفات وبلیات سے محفوظ رکھے)

جامع زکریا علیہ السلام، ۲۰۰۸ کی تصویر اب موجودہ خانہ جنگی کی وجہ سے یہاں سے مفقود ہو گئے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان

حلب (شام، حلب (شام، اللہ تعالیٰ اس کو آفات وبلیات سے محفوظ رکھے) جامع کریمیہ میں محراب کی بائیں جانب دیوار میں نصب ہے اس کے اوپر ایک ٹونٹی لگی ہے اس کے کھولنے سے پانی نقش پاک سے کے اوپر سے نیچے آتا ہے لوگ وہ تبرکا لے جاتے ہیں
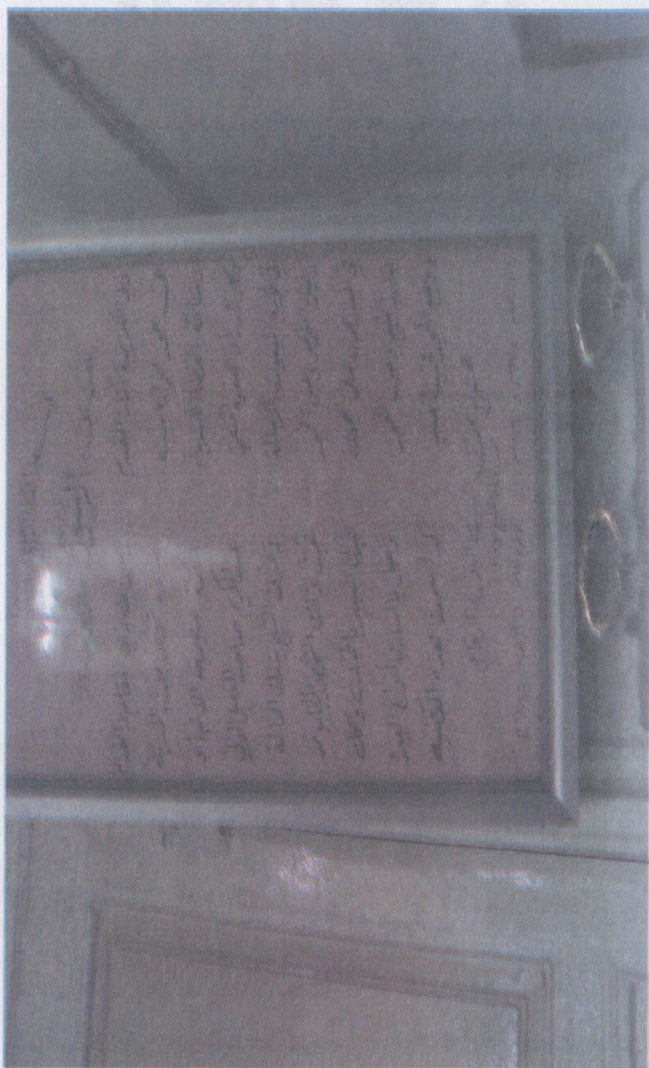
قدم مبارک کے نشان کے اس جگہ پہنچے کا واقعہ

اللھم صل علی سیدنا محمد و بارک وسلم

حصہ اول

از مجموعۂ افادات و فیوضات حضرت زبدۃ العارفین مولانا شاہ محمد بدر الدین صاحب قادری مجیبی جعفری صاحب سجادہ حضرت پیر مجیب رضی اللہ عنہ عنی رسالہ

لمعات بدریہ

جمع کردہ و ترتیب دادہ عالی جناب معلی القاب مولوی حکیم سید محمد شعیب صاحب قادری مجیبی پھلواروی شکر اللہ سعیہ از اہتمام خاکسار انام سید محمد مظہر الحق چشتی مجیبی

بماہ ربیع الاول در سنہ ۱۳۳۲ھ

در مطبع حسن تصوف پھلواری شریف

قیمت فی جلد

طباعتِ اولی کے ٹائٹل کا عکس

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ هُوَ بَدْرٌ فِی النُّجُوْمِ

ذَرِیعَةُ النَّجَاتِ

لِمَنْ تَبَرَّکَ

بِاٰثَارِ سَیِّدِ الْکَائِنَاتِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مولانا شاہ محمد بدرالدین قادری پھلواری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب وجمع

مولانا حکیم سید محمد شعیب قادری

نام کتاب	ذَرِیعَۃُ النَّجَاتِ لِمَنْ تَبَرَّكَ بِاٰثَارِ سَیِّدِ الْکَائِنَات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مؤلف	حضرت شاہ محمد بدرالدین قادری
ترتیب وجمع	مولانا حکیم محمد شعیب قادری
تقدیم	صاحبزادہ محمد بدرالاسلام صدیقی
طبع اولیٰ بنام	لُمعاتِ بدریہ 1332ھ
طبع ثانی	1434ھ 2013ء
حروف ساز	مولانا محمد رمضان مجددی
تصحیح مسودہ	مولانا محمد رفیق احمد مجددی
تیاری طباعت	محمد یوسف مجددی شامی
ناشر	خانقاہِ سلطانیہ گلشنِ عظیم۔ جہلم

Email: sultania786@hotmail.com

facebook khanqah.e.sultania

Website sultania.org

تقدیم

۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۲ء میں شاہ محمد بدرالدین نورعالم قادری، جعفری، زینبی، پھلواری قدس سرہٗ کی ولادت ہوئی، اور ۱۳۴۳ھ۔ ۱۹۲۲ء میں وصال فرمایا، وہ عبقری اور نابغہء روزگار شخصیت تھے آپ کے جدِّ اعلیٰ حضرت امیر عطاء اللہ رحمہ اللہ کا سلسلۃ النسب حضرت سیدنا جعفر طیارؓ رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے، آپ وہ عظیم شخصیت ہیں جن میں علم وعرفان، فقر وتصوف کا ایک عہد اور ملی تحریکات وخدمات کی پوری تاریخ پنہاں تھی۔ علومِ ظاہری کی تکمیل اپنے والدِ گرامی اور اپنے مرشدِ گرامی شاہ علی حبیب نصر رحمۃ اللہ علیہ سے کی۔ سندِ حدیث متعدد شیوخ سے حاصل کی ۔صحیح بخاری کی قراءت وسماعت کی پہلی سند حضرت نصر رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ ۱۲۷۷ھ میں حضرت شاہ آلِ احمد محدث مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت نصر رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر پھلواری رونق افروز ہوئے تو ان سے حصنِ حصین اور دیگر کتبِ حدیث کی اسناد حاصل کیں۔ بعض کتب کی مکمل قراءت وسماعت بھی فرمائی۔

۱۳۰۴ھ میں سفرِ حج کے موقع پر مختلف مشائخِ کرام سے اَسناد حاصل کیں، جن میں شیخُ الدلائل مولانا عبدالحق مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، سید محمد سعید مغربی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر شامل ہیں۔ فنِ تجوید حضرت شاہ آلِ احمد رحمۃ اللہ علیہ اور علمِ عروض کا فن اور شاعری کی اصلاح حضرت شاہ وصی رحمۃ اللہ علیہ سے لی۔

بیعت و خلافت حضرت شاہ علی حبیب نصر رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ ابتدائے سلوک ہی سے باطنی فوائد حاصل ہونے لگے تھے۔ حرارتِ ذکر وفکر سے خانقاہ کا ماحول منور ہو گیا۔ ۱۲۷۹ھ میں آپ کے عمِ محترم حضرت شاہ فضل رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو سلسلہ جُنیدیہ مُجیبیہ کی اجازت دی اور خانقاہِ جنیدیہ میں اپنا جانشین بنایا۔ حضرت نصر قدس سرہٗ نے جانشینی کے وقت اپنے دستِ اقدس سے تبرکات پہنائے۔ اتفاق سے خوانچہ میں تسبیح تھی نہ کمر بند، اس لیے اپنی تسبیح جو آپ کے ہاتھوں میں اس وقت موجود تھی، دے دی اور اپنا کمر بند اپنی کمر سے کھول کر ان کی کمر میں یہ شعر پڑھتے ہوئے باندھ دیا۔

در خدمتِ حق گر تو مردانہ کمر بندی

بخشد بہ تو ہر لحظہ تاج و کمرے دیگر

آپ کی علمی، ملی اور دینی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ کے مکاتیب مختلف علمی موضوعات پر مشتمل ہیں۔ ہر سوال کا جواب بڑی تحقیق اور شرح و بسط سے تحریر فرمایا جو مستقل رسالہ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ مولانا حکیم شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے تمام جوابات کو "لمعاتِ بدریہ" کے نام سے جمع کیا ہے،

یہ مضامین مختلف موضوعات پر ہیں، حسبِ ذیل موضوعات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مضامین کو ترتیب دیا گیا ہے:

لُمعاتِ بدریہ:

حصّہ اوّل: آثارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

حصّہ دوّم: اَلْمَکَاتِیْبُ الْغَادِرَۃُ فِیْمَا یَتَعَلَّقُ بِالْمَسَائِلِ الْحَاضِرِ

حصّہ سوم: مسئلہ گاؤکشی وقربانی

حصّہ چہارم: اجوبہ اسئلہ خمسہ

بیانُ المعانی تفسیر بزبانِ اردو — نامکمل

تذکرہِ انساب خاندانِ امیر عطاء اللہ — قلمی

رَدُّ اِعْتِرَاضِ عُمْدَۃِ الطَّالِبِ فِیْ اَنْسَابِ اَبِیْ طَالِبٍ

رسالہ طاعون

اَلْوَسِیْلَۃُ وَالتَّوَسُّلُ — مطبوعہ

رؤیتِ ہلال — مطبوعہ

مجموعہِ اشعار

ماہنامہِ معارف میں آپ کے مفید مقالات اکثر شائع ہوتے رہے مقالات میں بعنوان "اخلاقِ حمیدہ یا خلقِ محمدی" "احوالِ مولائے کائنات" "برزخ" جو تصورِ شیخ پر ہے، قسطوں میں شائع ہوتے رہے۔ اور یہ مضامین معارف میں "محمد بن محمد بن محمد" کے نام سے شائع ہوئے کیونکہ آپ کو اپنے نام

کا اظہار پسند نہیں اور تواضع کی وجہ سے یہ نام اختیار کیا۔

آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

(۱): مولانا شاہ محمد محی الدین قادری

(۲): مولانا شاہ قمر الدین قادری

(۳): مولانا شاہ نظام الدین قادری

(۴): مولانا حافظ شاہ شہاب الدین قادری رحمۃ اللہ علیہم

آپ سے سلسلہ مجیبیہ کو بہت فروغ ہوا۔ آپ کے توسط سے یہ سلسلہ شام، عراق، عرب، حبشہ، اور افغانستان تک پہنچا۔ علّامہ ابو خضیر مدنی رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے شیوخِ حدیث میں سے تھے، نے آپ سے سلسلۂ قادریہ مجیبیہ کی اجازت لی۔ آپ کے عہد میں خانقاہِ مجیبیہ مرجعِ خلائق ہوگئی۔ علماء و مشائخ نے آپ سے استفادہ کیا، جن میں:

مولانا محمد اشرف اعظمی، مولانا سید دیانت حسین، مولانا سید عبید اللہ ابجہر ی مولانا رحیم بخش آردی، مولانا عبدالوہاب آردی وغیرہ شامل ہیں۔

وزراء وحکّام اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ بھی آپ کے حلقہ بگوشوں میں شامل تھا، علماء و مشاہیر آپ کے گرد جمع رہتے، گویا آپ کی ذاتِ بابرکات "اَلْبَدْرُ فِی النُّجُوْمِ" کا سماں پیش کرتی تھی۔

قرآنِ حکیم اور علومِ تصوف کی تدریس کا اہتمام وسیع پیمانے پر کیا۔ درسِ قرآن اور درسِ مکتوباتِ صدی کا سلسلہ برسوں تک جاری رکھا، جس میں پٹنہ آرہ،

اور جہاں آباد کے وکلاء، بریسٹر، وزراء اور افسران وغیرہ شامل ہوتے۔ اس درس میں جہاں علماء و مشائخ میں فکر و نظر کی بلندی پیدا ہوتی وہاں علماء اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی علم و عرفان کا ذوق پیدا ہوتا۔

آپ کے کمالات کی شہرت دور دراز علاقوں میں پہنچی، حکومتِ برطانیہ نے آپ کے فضل و کمال کے اعتراف میں ۱۹۱۰ء میں شمس العلماء کا خطاب پیش کیا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فقرِ غیور نے برطانوی حکومت کی طرف سے اعزاز کو قبول نہ کیا، واپسی کا ارادہ کیا تو بعض مخلصین کے اصرار پر رک گئے لیکن پہلی جنگِ عظیم پر حمیّتِ دینی اور کمالِ جرأت سے وہ خطابِ خلعت ایک مکتوبِ گرامی کے ساتھ حکومتِ برطانیہ کو واپس کر دیا۔ ملّی غیرت اور دینی حمیّت کے اظہار میں نہ صرف خطاب واپس کیا بلکہ تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات میں پُر جوش حصّہ لیا۔

جہاد میں ان تحریکوں کو آپ کی سرپرستی حاصل رہی اپنے مکتوبات سے خلافت اور خلیفۃُ المسلمین کی اہمیت اُجاگر کی۔ ترکِ موالات اور خلیفہء خلافت کے متعلق شکوک و شبہات دور کیے۔

۱۳۰۴ھ میں زیارتِ حرمین شریفین سے شرف یاب ہوئے، تو مشائخِ حرمین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلۂ مجیبیہ کی اجازت لی اور اپنے سلاسل و حدیث کی اجازت دی۔

شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے دعائے حزب البحر کی اجازت لی، توانہوں نے ان الفاظ میں آپ کا ذکر کیا:

اَلْمَقْبُوْلُ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرَضِیْنَ اللَّوْذِعِی بَدْرُ الْاَلْمَعِیِ مَتَّعَ اللّٰہُ بِہٖ الْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْنَ ظَھَرَ اَنْوَارَ الذِّکْرِ عَلٰی ظَاھِرِہٖ وَسَرٰی اَثَرُہٗ فِیْ بَاطِنِہٖ بَلْ تَشَرَّفَ بِالْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ۔

آسمان وزمینوں کے درمیان مقبول (حضرت) بدرالدین اللہ مسلمانوں کو ان سے مستفید کرے۔ ان مشائخ میں سے ہیں جن کا ظاہر وباطن تجلیاتِ ذکرِ الٰہی سے منوّر ہے۔ آپ فناء وبقاء کے اعلیٰ ترین مقامات سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔

صاحبِ نزہۃ الخواطر آپ کا تعارف ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں:

اَلشَّیْخُ الْعَالِمُ الْفَقِیْہُ الزَّاھِدُ بَدْرُ الدِّیْنِ ابْنُ شَرْفِ الدِّیْنِ ابْنِ الْھَادِی ابْنِ الْأَحْمَدِیِّ الْجَعْفَرِیُّ الْحَنَفِیُّ الْپھلَوَارِیُّ أَحَدُ کِبَارِ الْمَشَائِخِ رُزِقَ قُبُوْلاً عَظِیْمًا فِیْ وِلَایَۃِ بَھَارٍ وَقَصَدَہُ الطَّالِبُوْنَ لِلّٰہِ مِنْ اِنْحَاءِ الْبِلَادِ وَاشْتَھَرَ عِلْمُہٗ وَزُھْدُہٗ وَنَزَاھَۃُ نَفْسِہٖ وِجُرْأَتُہٗ فِیْ قَوْلِ الْحَقِّ وَحِرْصُہٗ عَلٰی نَفْعِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاخْتَارُوْہُ أَمِیْرًا لِلشَّرِیْعَۃِ فِیْ بَھَارٍ وَاسْتَقَامَ عَلٰی ذَالِکَ بِصِدْقٍ وَعِفَّۃٍ وَنَصِیْحَۃٍ لِلْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی تَقَی اللّٰہَ .لَقِیْتُہٗ بِپھلَوَارِیْ فَوَجَدْتُّہٗ شَیْخًا صَدُوْقًا مُتَوَدِّدًا حُسْنَ الْأَخْلَاقِ حُسْنَ السَّمْتِ وَالْھُدٰی مَلِیْحَ الشَّمَائِلِ شَدِیْدَ التَّعَبُّدِ مُدِیْمَ الْاِشْتِغَالِ بِالْکُتُبِ یَلُوْحُ عَلَیْہِ اٰثَارُ التَّوْفِیْقِ وَالْقُبُوْلِ.[1]

---

1 نزھۃ الخواطر الجزء الثامن ص 88 بحوالہ معارف اکتوبر 1977ء

ترجمہ: شیخ عالم فقیہ، زاہد بدرالدین ابن شرف الدین ابن ہادی ابن احمدی، جعفری، حنفی پھلواری   اپنے عہد کے کبار مشائخ میں سے ہیں، صوبۂ بہار میں آپ کو عظیم ترین مقبولیت حاصل ہے ملک کے اطراف واکناف سے طالبینِ حق آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے ہیں، آپ کے علم، زہد، تقدّس اور جرأتِ حق نیز دردمندی ملّت کی شہرت ہمہ گیر ہے۔ بہار کے مسلمانوں نے آپ کو امیرِ شریعت منتخب کیا تو آپ نے صدق واخلاص کے ساتھ مسلمانوں کی اصلاح وفلاح پر استقامت اختیار فرمائی یہاں تک کہ واصلِ بحق ہوئے۔ میں پھلواری میں اآپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں نے ان کو شیخِ کامل، صاحبِ محبت، کریمِ اخلاق، فیاض اور صاحبِ ہدایت پایا ہے، آپ نہایت حسین وجمیل، سخت ترین عبادت وریاضت کرنے والے، ہمیشہ مطالعۂ کتب میں مشغول رہنے والے ایسے بزرگ ہیں جن کی پیشانی پر قبول وتوفیق کے انوار چمکتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب حضرت شاہ بدرالدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے آثارِ علمیہ کی ایک جھلک ہے۔ یہ رسالہ مطبوعہ خانقاہِ سلطانیہ "ذخیرہ غلام محی الدین ٹرکڈھن" میں موجود ہے، ربیع الاول 1332ھ میں لمعاتِ بدریہ کے نام سے طبع ہوا۔ اس رسالہ کے آخر میں اس کا نام "ذَرِیعَۃُ النَّجَاتِ لِمَنْ تَبَرَّكَ بِاٰثَارِ سَیِّدِ الْکَائِنَاتِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)" ہے۔ اب اس رسالہ کی افادیت کے پیشِ نظر دوبارہ منظرِ عام پر لایا جا رہا ہے۔

مؤلف کے احوال استاذ العلماء مفتی محمد علیم الدین مجددی زید فضلہ کے ایما پر مولانا محمد توفیق جونا گڑھی کراچی کے ذریعے بدایون انڈیا سے علامہ مولانا اُسَیْدُ الحق محمد عاصم قادری ازہری نے بذریعہ ای میل بھیجے۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا جس کی تلخیص نذرِ قارئین کی جارہی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے فیوضاتِ علمیہ مزید عام فرمائے، تا کہ امتِ محمدیہ ان سے روشنی حاصل کرے۔

آمِیْن بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ الْحَبِیْبِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْن۔

2 ربیع الثانی، 1434۔

13 فروری. 2013

محمد بدر الاسلام کان اللہ لہ

خانقاہِ سلطانیہ جہلم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

أَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَأَھْلِ بَیْتِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

ہمارے مَاْوَا وَمَلْجَا، قُدْوَۃُ الْکَامِلِیْنَ، زُبْدَۃُ الْعَارِفِیْنَ، مُحْيِ الطَّرِیْقَۃِ الْمُجِیْبِیَّۃِ مُجَدِّدُ السَّلَاسِلِ النَّعِمِیَّۃِ مَوْلَانَا الْاَجَلُّ شَیْخُنَا الْاَکْمَلُ مَوْلَانَا شاہ محمد بدرُالدین الْقَادِرِیُّ الزَّیْنَبِیُّ الْجَعْفَرِیُّ الْفَلْوَارِیُّ صَاحِبُ السَّجَادَۃِ الْعُلْیَۃِ الْمُجِیْبِیَّۃِ مَتَّعَنَا اللّٰہُ وَالْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ بَقَائِہٖ کے قلم مبارک سے وقتاً فوقتاً مختلف مسائلِ فقہیہ وتصوف کے متعلق جس قدر مضامین حیزِ تحریر میں آیا کرتے اور طالبین و مُسْتَفِیْضِیْن اس سے فیض یاب ہوا کرتے تھے یہ کمینہ غلامان محمد شعیب پھلواری ان کی نقلیں بلالحاظِ ترتیب کرتا جاتا تھا جو کچھ دنوں کے بعد معتد بہ جمع ہو گئے۔ تب مجھے خیال آیا کہ میں ان مضامین کی ترتیب دے کر اخوانِ طریق کے سامنے ہدیۃً پیش کروں تاکہ وہ بھی بہرہ اندوز ہوں، اورمیں ان سے اس کے بدلے دعاءِ مغفرت کا امیدوار ہوں۔ مگر مطابق " کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِأَوْقَاتِھَا" زمانے کے ناگزیر تعلقات فرصت نہیں دیتے تھے جو یہ کارِ خیر انجام پاسکتے آخر بہت دن کے بعد ماہِ ربیع الآخر ۱۳۳۰ ہجری میں اس کارِ خیر کے انجام دہی کا وقت آگیا اس لیے مجھے بھی اپنے خیالِ خیر کے جلد پورا کرنے کی ہمت پیدا ہوگئی۔

ان افاداتِ جلیلہ سے بعض وہ مضامین جو طالبین کے پاس بذریعہ مکاتیب بھیجے گئے تھے اگرچہ مجموعہ مکاتیب مَیں میں نے ان کی نقل کرلی ہے مگر اس خیال سے کہ مضمون ترتیب وار ہوجائے ان کو بھی انہیں مضامین کے ساتھ ملادوں گا۔

اس مجموعہ کی ترتیب میں نے اس طرح پر دی ہے کہ سب سے پہلے برکت کے خیال سے وہ رسالہ درج کروں گا جس میں موئے مبارک اور آثارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت میں نظام المشائخ کے رسولنامہ نمبر میں شائع کرنے کو تالیف فرمایا گیا تھا جو ۱۳۲۹ ہجری کے ربیع الاول والے پرچہ میں شائع ہوچکا اس کے بعد وہ رسالہ جس میں شبانہ یوم کے ادعیہ ماثورہ جو سوال وجواب کے طرز پر جمع کیے گئے تھے داخل کروں گا۔ اس کے بعد دوسری تحریر جو بعض دیگر مسائل سے متعلق ہے درج کرنے کے بعد وہ رسالہ جس میں حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ سے شیخ الشیوخ کی لقاء اور فیض صحبت پانے کو ثابت کیا ہے شامل کرکے وہ مکتوب جو جوازِ بیعتِ نابالغ کے متعلق جناب شاہ عطاء الحق کریمی چشتی بہاری کے استفسارات کے جواب میں مرقوم ہوا تھا داخل کریں گے۔

یہ ترتیب ہماری محض اس نیت وغرض سے ہے کہ ہمارے کل اخوانِ طریق اس مفید مجموعہ سے خاطر خواہ بہرۂ وافی حاصل کریں اور صرف وہی لوگ اس سے نفع حاصل نہ کریں جو خاص طور پر تحریر کے ذریعہ سے تنہا منتفع ہوچکے۔

اس کے سوا مجھ سے اور کیا ہوسکتا ہے جس سے میں اپنے بھائیوں کی خدمت کرکے ان سے دعاءِ مغفرت چاہوں۔ کیا عجب ہے کہ ان کی دعا میرے حق میں مسموع ہو اور میری ادنیٰ خدمت مقبول ہوجائے جس سے میں اپنی نجات کی امید کروں

بزرگوں سے سنا ہے کہ جو مرید اپنے شیخ کے ملفوظات وافادات کو جمع کرتا ہے اس کو جامع حدیث کا ثواب ملتا ہے ۔کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کی بدولت مجھ پر رحم فرمائے اور میرے گناہوں سے درگزر کرے کیونکہ میرے اعمال وافعال کوئی بھی ایسے نہیں جو مغفرت کے باعث ہوں یا میرے اخوانِ طریق کی استغفار ہی میرے حق میں حسنِ خاتمہ کا ذریعہ ہوجائے

بطفیل ہمہ قبولم کن اے اِلٰہ من واِلٰہ ہمہ

اب یہاں سے میں اصل مقصود کی طرف آتا ہوں۔

لمعہء اول موئے مبارک وآثارِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود وثبوت میں

اس مضمون پر آپ کا ارادہ قبل سے قلم فرسائی کا تھا اور اس کے وجود کا ثبوت احادیث سے بہم پہنچانے کا قصد ایک زمانے سے خیال شریف میں کررہے تھے ۔مگر کثرتِ مشاغل وہجومِ طالبینِ حق وحاجتمندوں کے سبب اس کی تدوین کا موقع نہ ملتا تھا ۱۳۲۹ ہجری میں جناب خواجہ حسن نظامی صاحب چشتی دہلوی نے اپنے ماہانہ رسالہ نظام المشائخ کے رسولنامہ نمبر کے لیے خدمتِ اقدس میں موئے مبارک وآثارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ لکھنے کی درخواست کی اتفاق سے خواجہ صاحب کی درخواست قصد شریف کے موافق پڑی آخر موصوف کی درخواست پوری کرنے کے لیے قلم اٹھایا گیا مگر اسی عدیم الفرصتی نے بروقت اس مفید مضمون کو مکمل ہونے نہ دیا افسوس کہ رسولنامہ نمبر بلا اس متبرک مضمون کے شائع ہوگیا۔مگر اس کثرتِ مشاغل کے ساتھ بھی بہت جلد یہ رسالہ تکمیل پا کر دوسرے ماہ میں ”تتمہء رسولنامہ“ کے نام سے نظام المشائخ کا رأس مضامین ہوکر شائع ہوا۔

چونکہ نمایش وشہرت کا مادہ طینتِ پاک میں مطلق نہیں ہے اور اخباری دنیا میں

اپنی شہرت بالطبع ناپسند ہے اس لیے خواجہ صاحب کو بتاکید لکھا گیا کہ مضمون کے ساتھ نام مبارک شائع نہ کریں بلکہ ''راقم ایک مسلمان'' پر مضمون تمام کردیں۔

خوبی تحریر وتحقیقات کے متعلق میں کیا اور میری رائے کیا۔مگر خواجہ حسن نظامی صاحب نے جو کچھ اپنے پرچے میں مضمون شریف کے اور چند سطروں میں تحریر فرمایا ہے درج کردیتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار وتبرکات

یہ تبرکات کا متبرک مضمون ان ہاتھوں سے لکھا گیا ہے جن کو ادب سے بوسہ دینا میں اپنی سعادت سمجھتا ہوں ۔مگر افسوس رسولنامہ نمبر کی تیاری کے بعد ملا ورنہ نمبر کی شان چوگنی ہوجاتی اس سے زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ صاحبِ مضمون اپنا نام وپتا مخفی رکھنا چاہتے ہیں ۔تبرکات و آثارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بے اعتنائیاں پھیلائی جارہی ہیں امید ہے کہ اس محققانہ مضمون کے ملاحظہ کے بعد سب کے شکوک رفع ہوجائیں گے۔ حسن نظامی

اس رسالہ میں کل دلائل قرآن واحادیث واخبار وآثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم واقوالِ بزرگان وسلفِ صالحین علیہم الرحمۃ سے لائے گے ہیں اور نہایت مستند دلیلیں موئے مبارک کے وجود پر دی گئی ہیں جو ناظرین پر مطالعہ کے بعد خود ظاہر ہوجائیں گی۔

قَالَ شَيْخُنَا الْعَلَّامُ مَتَّعَنَا اللّٰهُ وَالْمُسْلِمِيْنَ بِطُوْلِ بَقَائِهٖ

★بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ★

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الْقَائِلِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ [1] وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَارَكَ وَتَحَنَّنَ وَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَحْبَابِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

ہر مومن کے دل میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت درجہء کمال تک یا یہ کہو کہ عشق کے مرتبہ تک پہنچنا ایمان کی تکمیل کے لیے واجب ہے، جس کے دل میں یہ محبت جبلّی اور پیدائشی ہو اُس کی سعادت کا کیا پوچھنا ہے وہ سعیدِ

---

1 مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ترجمہ: ”کوئی تم میں سے صاحبِ ایمان (کامل) نہ ہوگا جب تک کہ میں محبوب تر نہ ہو جاؤں اس کے فرزند اور باپ اور کل آدمیوں سے“۔

دارین ہے، جس مسلمان کے دل میں اُس کیفیت کی کمی ہو اس کو بڑھانا اور حدِ کمال تک پہنچانا چاہئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا غلبہ اور اس کے کمال کی نشانی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال اور اقوال سے محبت ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل وعترتِ اطہار رضی اللہ عنہم ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب واحباب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سبھی کی محبت والفت ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ یعنی جتنی چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار باقی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سبب سے ان سب کی بھی محبت وعظمت ہو۔

صحابہء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاک دلوں میں اسی قسم کی محبت والفت، توقیر وعظمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راسخ تھی۔ عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصر کی نماز پڑھ کر ٹہلتے ہوئے باہر نکلے حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام کو لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاندھے پر اٹھالیا اور کہنے لگے:

میرے باپ ان پر فدا ہوں یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُشابہ ہیں، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشابہ نہیں ہیں۔ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے اس کہنے پر خوشی سے ہنستے تھے۔ ۲ ؎

---

۲ ؎: بخاری شریف بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُقْبَةَ (بقیہ اگلے صفحے پر)

عبداللہ بن حسن بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ کے پاس ایک حاجت لے کر گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ:

آپ کو جب کوئی حاجت مجھ سے کہنے کی ہو تو کسی کو میرے پاس بھیج دیجیے یا لکھ بھیجئے کہ یہ حاجت ہے کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سے شرمندہ ہوتا ہوں کہ کوئی آپ کو میرے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھے جیسا کہ عادت ہے کہ امراء اور بادشاہوں کے دروازہ پر داخل ہونے کی اجازت کے انتظار میں لوگ کھڑے رہتے ہیں اور یہ بات ان کی محبت اہلِ بیت کے اور ان کی عظمت کے سبب سے تھی جو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سبب سے دل میں متمکن تھی۔ ۳

اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(بقیہ گزشتہ صفحے والا) اِبْنِ حَارِثٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰی أَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِیْ فَرَأٰی الْحَسَنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰی عَاتِقِهٖ قَالَ بِأَبِیْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَبِيْهٌ بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ يَضْحَكُ.

3 : وَيُرْوٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَهُوَ مِنْ ثِقَاتِ اٰلِ بَيْتٍ وَفُضَلَائِهِمْ وَلَهٗ تَرْجِمَةٌ وَأَخْرَجَ لَهٗ أَصْحَابُ السُّنَنِ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَاجَةٍ فَقَالَ لِیْ: اِذَا كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فَأَرْسِلْ اِلَیَّ اَوِ اكْتُبْ لِیْ كِتَابًا تَعْلَمُنِیْ فِيْهِ بِحَاجَاتِكَ فَاِنِّیْ أَسْتَحْيِیْ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَّرَاكَ وَاقِفًا عَلٰی بَابِیْ كَمَا هُوَ الْمُعْتَادُ بِمَنْ أَتٰی بَابَ عَظِيْمٍ أَنْ يَّقِفَ حَتّٰی يُؤْذَنَ لَهٗ وَهٰذَا التَّعْظِيْمُ مِنْهُ لِاٰلِ بَيْتٍ لِمَحَبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض مع المتن صفحہ 461 .مطبوعہ قسطنطیہ)

آزاد کردہ ہے۔[4] حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت (ملاقات) کو جایا کرتے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ فرماتے تھے کہ:

"آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ملاقات کو تشریف لے جاتے تھے۔"[5]

اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ملی کہ کابس بن ربیعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ میں کچھ مشابہت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال مبارک کی ہے۔ اور پوری مشابہت ہو کب سکتی تھی۔ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ لیکن اسی قدر پر دیکھنے کا شوق ہونا ضروری تھا۔

جب کابس بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ دار الامارۃ کے دروازہ سے داخل مکان ہوئے تو یہ تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی کرسی سے آگے بڑھے اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اسی مشابہت کی تکریم میں۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو جب کابس بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے

---

[4] حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی لونڈی تھیں ان کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ترکہ میں ملی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد فرما دیا تھا یہ ایمان لائی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تکریم فرماتے اور ان کے گھر جا کر ملاقات فرمایا کرتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے انتقال کے بعد انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اس طرح کی جیسے پرورش کرنے والے کرتے ہیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں فرماتے تھے: أُمِّي بَعْدَ أُمِّي ۔ واضح رہے کہ یہ ترکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلانِ نبوت سے پہلے ملا تھا۔

[5] وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَزُوْرَانِ أُمَّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَوْلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلَانِ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا. (شفاء قاضی عیاض صفحہ ۱۱)

تھے تو رو دیتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے اس مشابہت کے سبب سے۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرغاب کا علاقہ ان کو جاگیر میں دیا جو مرو یا ہرات کے علاقہ میں زرخیز جگہ تھی اسی مشابہت کی بزرگی کے سبب سے جو ظاہر صورت میں کچھ تھی۔٦

جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار چیزوں کو دیکھنے سے مسلمانوں کے دلوں میں آتشِ محبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھڑک اٹھتی ہے، ربیع الاول کا مہینہ بھی اس امتِ مرحومہ کے حق میں اظہارِ محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس ماہِ مبارک کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کے ساتھ خصوصیتِ خاص ہے۔

ولادتِ باسعادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مہینے میں بارہویں روز دوشنبہ (پیر) کو ہوئی اور وفات حسرت آیات بھی اس ماہ کی دوسری تاریخ دوشنبہ (پیر)

---

٦ وَبَلَغَ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَمَا رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ أَنَّ كَابِسَ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ لُوَيِّ السَّامِيَّ الْبَصْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُشْبِهُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزْءٌ مِّنَ الشِّبْهِ وَأَيْنَ الثَّرٰى وَالثُّرَيَّا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ مِنْ بَابِ الدَّارِ وَقَامَ عَنْ سَرِيْرِهٖ فَمَشٰى لَهٗ وَتَلَقَّاهُ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ تَكْرِيْمًا لِمَشَابَهَتِهٖ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْطَعَ مرغاب اِسْمُ أَرْضٍ بمروالشاهجان او قَرِيَةٌ بهراةَ كَانَتْ ذَاتَ غَلَّةٍ كَثِيْرَةٍ يُرْغَبُ فِيْهَا......لِشِبْهِهٖ صُوْرَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.... أَيْ كُلُّ مَا فَعَلَهٗ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ تَعْظِيْمِهٖ لِمُشَابَهَتِهٖ وَالصُّوْرَةِ ظَاهِرِ الْوَجْهِ وَهَيْئَةِ الْاِنْسَانِ.

(نسیم الریاض ص463، مطبوعہ قسطنطنیہ 12 منہ)

کو واقع ہوئی۔ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں تشریفِ قدوم بھی اسی ماہ میں ہوا ہے، اسی ماہ کی برکات سے ہے کہ مسلمانوں میں درود شریف پڑھنے کی طرف رغبت زیادہ ہو جاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات وخصائل حلیہ وشمائل کو بیان کرنے کی طرف دل رجوع ہو جاتا ہے، جس قدر سرور وابتہاج اہلِ ایمان کے دلوں میں اس مبارک مہینے میں خاص کر پہلے حصہ کے بارہ دنوں میں پائے جاتے ہیں وہ کسی دوسرے زمانہ میں نہیں دیکھے جاتے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کو تازہ کرنے والی، محبت وذوق وشوق کو بڑھانے والی، مسلمانوں کے دلوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جذب وکشش کرنے والی، روحانی فیوض وبرکات سے لوگوں کو مستفید کرنے والی ہیں۔

اصحابِ کبار مثل حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ذکرِ خیر کرتے وقت بے اختیار رو پڑتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثارِ شریفہ پر ان کی نظر پڑ جاتی تو فوراً احترام وتعظیم فرماتے اور کیوں نہ کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر میں حکمِ الٰہی سن چکے تھے:

"تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ.

تبرک بآثارِ انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی طرف بھی اشارہ فرمادیا گیا تھا۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى.

بنی اسرائیل اپنے پیغمروں علیہم السلام کے آثار سے جس طریقہ پر برکت اور مدد حاصل کرتے تھے وہ بھی بتا دیا گیا تھا۔

"وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هَا رُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِيْ ذَالِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝"

ان آیاتِ کلام اللہ کی ہدایات سے اصحابِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس قدر متاثر تھے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں منبر کے پاس سے گزرتے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست فرمانے کی جگہِ منبر پر ہاتھ رکھ کر اپنے منہ پر پھیرتے۔ ۷

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی کے سامنے کے بال بہت بڑھے ہوئے تھے اور انہوں نے اُن کو منڈانے یا تراشنے سے بچائے رکھا اس لیے کہ:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ شفقت ورحمت سے کبھی انہیں مَس فرمایا تھا کمالِ محبت سے ان کو اپنے سر سے جدا کرنا اس کا تمام تر ناگوار رہا۔ یا یہ کہیے کہ اس کی جدائی کا انہیں تحمل ہی نہ تھا۔ ۸

---

7 : شفاء قاضی عیاض حصه دوم مطبوعه قسطنطنیه، ونسیم الریاض شرح آن جلد ص480 مطبوعه قسطنطنیه.

8 شفاء قاضی عیاض حصه دوم ص49، كَانَ لِأَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَصَبَةٌ فِيْ مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ إِذَا قَعَدَ وَأَرْسَلَهَا أَصَابَتِ الْأَرْضَ فَقِيْلَ لَهٗ أَلَا تَحْلِقُهَا فَقَالَ: لَمْ أَكُنْ أَحْلِقُهَا وَقَدْ مَسَّهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ 12

احمد بن فضلویہ زاہد غازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

میں نے اپنی کمان کو اس دن سے کبھی بے وضو نہ چھوا، جب سے یہ خبر ملی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک میں اس کمان کو لیا تھا۔ ۹ے

اللہ اللہ کس قدر عظمت و محبت اور کس درجہ زیادہ ادب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلاف کے دلوں میں تھا جس کا نمونہ ان روایتوں میں مذکور ہوا ہے۔

ابنِ جدعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں (ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا:

کیا آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو اپنے ہاتھ سے چھوا ہے؟

انہوں نے فرمایا: ہاں۔

تو کہا:

لائیے! اپنا ہاتھ مجھے دکھائیے میں اس کو چوموں گا۔ ۱۰ے

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو اصحاب رضی اللہ تعالیٰ

---

9 شفاء قاضی عیاض حصہ دوم ص48، وَقَدْ حَکٰی أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّلَمِيّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ فَضْلَوِیَّةِ الزَّاهِدِ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ وَكَانَ مِنَ الْغُزَاةِ الرَّمَاةِ أَنَّهٗ قَالَ: مَا مَسَسْتُ الْقَوْسَ بِیَدِیْ اِلَّا عَلَى الطَّهَارَةِ مُنْذُ بَلَغَنِیْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْقَوْسَ بِیَدِهٖ.

10 مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3، ص 111 مطبوعہ مصر عَنِ ابْنِ جَدْعَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ ثَابِتٌ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ لِأَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: یَا أَنَسُ! مَسَسْتَ یَدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَرِنِیْ أُقَبِّلْهَا.

عنہم اس پانی کو تبرکاً لینے کے واسطے اس طرح ہجوم کرتے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپس میں لڑمریں گے۔ ۱۱

اس سے یہ غرض بھی ہو سکتی ہے کہ وضو کے بعد ظرف میں بچا ہوا پانی ہو جیسا کہ دوسری حدیث میں واضح بیان ہے۔ یا وضو کا مستعمل پانی متقاطر مقصود ہو جیسا اور حدیثوں میں اسی کتاب کے اندر مرقوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نخامہ کو تبرکاً اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے ہاتھوں میں لے لیتے تھے اور اپنے بدن پر ملتے تھے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دوپہر کی سخت گرمی کے وقت سفر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خیمہ سے) باہر ہماری طرف تشریف لائے وضو کا پانی لایا گیا وضو فرمایا تو بچے ہوئے پانی کو لوگ لے کر اپنے بدن پر لگانے لگے۔ ۱۲؎

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدح ☆ (کاسہ) میں پانی طلب

---

11 صحیح بخاری شریف كِتَابُ الْوُضُوْءِ بَابُ اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ وَقَالَ عُرْوَةٌ عَنِ الْمِسْوَرَةِ وَغَيْرِهٖ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ12 منه

12 قَالَ أَبُوْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ
(بخاری شریف بَابُ اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ.)

☆ پیالہ

فرمایا دونوں ہاتھ (مبارک) اور منہ (مبارک) اس میں دھوئے اور کلی کی پھر ان دونوں (ابو موسیٰ و بلال رضی اللہ عنہما) کو فرمایا اس کو پی جاؤ اور اپنے منہ اور گردن پر ڈالو۔ 13

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امِ سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور اس مکان میں مشک پانی کی لٹکی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشک کے منہ سے کھڑے ہوئے پانی کو نوش فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ (دیکھ کر) امِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (والدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے اس مشک کا منہ کاٹ کر رکھ لیا وہ ہمارے پاس موجود ہے۔ ۱۴

اصحاب واسلاف رضی اللہ عنہم آثارِ شریفہ سے خود برکت حاصل کرنے کے علاوہ دوسروں کو بھی ان برکات سے فائدہ مند کرنا چاہتے تھے اور ان آثارِ شریفہ کی پوری حفاظت کرتے تھے۔

قدح یعنی کاسہ یا پیالہ کاٹھ کا اس انداز کا جو ایک یا دو آدمی کے پانی پینے کو کافی ہو۔

---

13 قَالَ أَبُو مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِیْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ یَدَهُ وَوَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اِشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا (بخاری شریف باب مذکور)

14 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی أُمِّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَفِی الْبَیْتِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْ فِیْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ أُمُّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَ الْقِرْبَةِ فَهُوَ عِنْدَنَا

(مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3 ص 119 مطبوعہ مصر 12 منہ)

حضرت ابو بُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

مجھ سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا میں تجھے ایسے پیالہ (کاسہ) میں پلاؤں جس میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا ہے۔15

اس قدر تو بخاری شریف کی روایت ہے اور اس کی شرح میں صاحب تیسیر القاری بعد اس کے لکھتے ہیں:

"ونوشاند اورا" یعنی یہ کہ اس ظرف میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو بُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پلایا بھی۔

بروایت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ایک حدیث طویل کے آخری حصہ میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لا کر مجھ سے فرمایا:

"اے سہل! ہم کو پانی پلاؤ"۔ تو میں نے اس پیالہ (کاسہ) کو لا کر اس سے پانی پلایا، پھر سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کاسہ ہم لوگوں کی خاطر نکالا۔ اور ہم سب نے تبرکاً اس میں پانی پیا، بعد اس کے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس کاسہ

---

15 قَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَ لَا أُسْقِيْكَ فِيْ قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ.

(بخاری شریف كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ، بَابُ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)

کو سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مانگ لیا اور سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ہبہ کر دیا۔ ۱۶

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس قدح (پیالہ) دیکھا تھا وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس قدح سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا ہے، پینے کی سب چیزیں شہد، پانی، دودھ۔ ۱۷

اگرچہ عینی شرح بخاری میں شارح نے مرقومہ بالا دو حدیثوں کی نسبت لکھا ہے کہ:

یہ سب قدح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بہ مناسبت باب مگر میرے نزدیک ان سب قدحوں کی نسبت یہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ سب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکِ خاص کے تبرکات سے نہ تھے۔ البتہ بہت حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وہ قدح بھی تھا جو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استعمال (شدہ) تھا اور وہ پھٹ گیا تھا تو چاندی

---

16 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَالِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَالِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ. (بخاری باب الشرب فِي قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)

17 ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَقَدْ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِي هٰذَا الشُّرْبَ كُلَّهُ الْعَسَلَ، وَالْمَاءَ، وَاللَّبَنَ.

(امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3 ص 247 و صحیح مسلم ص 169، مطبوعہ نول کشور وصحیح مسلم بِزِيَادَةِ لَفْظِ نَبِيذٍ (الْعَسَلَ، النَّبِيذَ وَالْمَاءَ، وَاللَّبَنَ ۰

کی زنجیر یا تار یا کانیٹوں سے چاندی کے جوڑ دیا گیا تھا۔آنے والی حدیثوں سے یہ بات ظاہر ہوگی۔ باقی رہا یہ کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ شق ہوا اور جوڑ دیا گیا تھا یا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر ایسا ہوا۔

بخاری کی ایک حدیث سے بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی وہ قدح شق ہو گیا تھا اور جوڑا گیا تھا قریب میں وہ حدیث بھی لکھی جائے گی۔

عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس میں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قدح دیکھا جس میں چاندی کی کانٹی لگی ہوئی تھی ۱۸۔

حمید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس قدح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس میں چاندی کی کانٹی لگی ہوئی تھی۔ ۱۹۔

حجاج بن حسان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہم تھے تو انہوں نے ایک برتن منگوایا اس میں تین کانٹیاں لوہے کی اور

---

18 عَنْ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَأَیْتُ عِنْدَ أَنَسٍ قَدَحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ ضَبَّۃٌ مِّنْ فِضَّۃٍ (مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی جلد 3 ص 139)

19 عَنْ حُمَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَأَیْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدَحًا کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ ضَبَّۃٌ مِّنْ فِضَّۃٍ.

(مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی جلد3ص 139

ایک کڑی لوہے کی لگی تھی۔ سیاہ غلاف سے اس کو انہوں نے نکالا وہ کڑی اس میں چوتھائی سے کم اور نصف چوتھائی سے اوپر لگی ہوئی تھی۔ بعد اس کے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا تو ہم سب کے واسطے اس میں پانی بھر کر لایا گیا، ہم نے پیا اور اپنے سروں اور منہ پر ڈالا۔ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔[20]

عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت مجمل امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سے اوپر لکھی جا چکی ہے بخاری شریف میں انہیں سے کچھ تفصیل سے مرقوم ہے جو حجاج بن حسان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے تھوڑا ہی اختلاف کے ساتھ ہے۔

عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے قدح (چوبی پیالہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دیکھا وہ پھٹ گیا تھا۔ تو چاندی (کی زنجیر یا تار یا کانٹیوں) سے جوڑ دیا گیا تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ وہ پیالہ اچھا پاکیزہ چوڑا لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس قدح سے میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

20 حَجَّاجُ بْنُ حَسَّانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَدَعَانَا بِإِنَاءٍ وَفِیْهِ ثَلَاثُ ضُبَابِ حَدِیْدٍ وَحَلْقَةٌ مِنْ حَدِیْدٍ فَأَخْرَجَ مِنْ غِلَافٍ وَهُوَ دُوْنَ الرُّبُعِ وَفَوْقَ نِصْفِ الرُّبُعِ فَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَجَعَلَ لَنَا فِیْهِ مَاءً فَأُتِیْنَا بِهٖ فَشَرِبْنَا وَصَبَبْنَا عَلٰی رُؤُوْسِنَا وَوُجُوْهِنَا وَصَلَّیْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3 ص 187)

کو بہت بار پلایا ہے۔

ابنِ سیرین کا قول ہے کہ اس میں لوہے کی ایک کڑی بھی (اس کے لٹکانے کو) لگی ہوئی تھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ اس لوہے کی کڑی کو سونے یا چاندی کی کڑی سے بدل دیں تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ کڑی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لگائی ہوئی ہے ہرگز اس میں کچھ بھی تغیر نہ فرمائیں (اس پر) انہوں نے اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ ۲۱؎

شیخ عبدالحق محقق دہلوی رحمہ الحق مدارج النبوہ میں اسی قدح کا حال شاید اس عبارت میں لکھتے ہیں:

”وقدحے دیگر مضبب کہ مسمار زدہ شدہ بود بفضہ در سہ موضع وآن قدحے حلقہ داشت کہ ازاں حلقہ می آویختند۔“ ۲۲

عاصم رحمۃ اللہ علیہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قدح (چوبی کاسہ) حضرت نبی صلی اللہ

---

21 عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَیْتُ قَدَحَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدْ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهٗ بِفِضَّةٍ قَالَ: هُوَ قَدَحٌ جَیِّدٌ عَرِیْضٌ مِنْ نَضَارٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ أَنَّهٗ كَانَ فِیْهِ حَلْقَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَالْمُرَادُ أَنْ یَّجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تُغَیِّرَنَّ شَیْئًا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهٗ.

(بخاری شریف کتاب الاشربۃ، باب الشرب مِنْ قَدَحِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاٰنِیَتِهٖ.

22 (مدارج النبوۃ .حصہ دوم صفحہ 699.)

علیہ وسلم کا شق ہو گیا تھا تو شگاف کی جگہ چاندی کی زنجیر یا تار لگا کر جوڑ دیا گیا تھا۔ عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے اس قدح کو دیکھا اور اس میں تبرکاً پیا ہے ۲۳۔

اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شق ہونا قدح کا اور جوڑا جانا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا تھا اگر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آکر ہوا ہوتا تو وہ یہ کہتے کہ میں نے چاندی سے جوڑ دیا ہے۔

علّامہ محقق قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

کہ مجھے قاضی ابوعلی بن سکرۃ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی انہوں نے اپنے شیخ ابوالقاسم بن مامون بن محمد بن ھشام رعینی رحمۃ اللہ علیہ سے یعنی ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کاسوں سے ایک بڑا کاسہ تھا۔ اس میں پانی ڈالتے تھے بیماریوں کے واسطے جو کہ اس میں کا پانی پینے کے سبب سے شفاء حاصل کرتے تھے، آثار شریفہ کی برکت کے خیال سے۔ ۲۴

---

23 عَاصِمٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشِّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيْهِ (بخاری شریف کتاب فَضْلُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ الخ.)

24 وَحَدَّثَنَا الْقَاضِيْ أَبُوْ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ سُكَّرَةَ وَقَدْ تَقَدَّمَ عَنْ شَيْخِهِ أَبِي الْقَاسِمِ بْنُ الْمَامُوْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامِ الرَّعِيْنِيِّ الْمَسِيِّ الْمَعْرُوْفِ بِنِ الْمَامُوْنِ الْإِمَامِ الْمَشْهُوْرِ قَالَ كَانَتْ عِنْدَنَا قَصْعَةٌ مِّنْ قِصَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكُنَّا نَجْعَلُ فِيْهَا الْمَاءَ لِلْمَرْضٰى فَيَسْتَشْفُوْنَ بِهَا. نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض ج3، ص 148

مسورة بن مخرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زین العابدین علی بن الامام حسین علی جدھما وعلیہم السلام سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیف کو اس خوف سے مانگا کہ ایسا نہ ہو کہ یزید اور اس کے معاون و خیر خواہ ظلم سے یہ سیف مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ سے لے لیں۔ اور مجھے مل جائے گی تو میں اس کی حفاظت میں اپنی زندگی بھر کسی کو ہاتھ نہ لگانے دوں گا۔ ۲۵ے

اصمعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

کہ میں خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیفِ ذوالفقار میں تم کو دکھاتا ہوں۔ ہم نے کہا ہاں بہت اچھا تو وہ اس کو لے آئے۔ میں نے اس سے بہتر کوئی سیف نہ دیکھی پھر اس کے اعلیٰ اوصاف کو بیان کیا ہے۔ ۲۶ے

---

25 اِبْنُ شَهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِيْنَ قَدَّمُوا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَقِيَهُ الْمِسْوَرَةُ بْنُ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَّكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَ سَيْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَأَيْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يَخْلُصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ. (بخاری شریف کتاب فَضْلُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ بَابٌ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ. الخ.)

26 قَالَ الْأَصْمَعِيُّ دَخَلْتُ عَلَى الرَّشِيْدِ فَقَالَ: أُرِيْكُمْ سَيْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا الْفِقَارِ قُلْنَا نَعَمْ فَجَاءَ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ سَيْفًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ إِذَا نصبت لم ير فيه شيء واذا بطح عدفيه سبع فقر واذا صفيحته يمانيته؟ الطرف فيه من حسنه وكذا قال قاسم فى الدلائل ان ذالك يرى فى رونقه لفقار الحية فاذا التمس لم يوجد. وفى روايته عن الأصمعى احضر الرشيد يوماذالفقار فاذن لى فى تقيبه ؟فقلبته واختلفت انا ومن عدنى عدة فقاره هل هى سبع عشرة او ثمانى عشرة (زرقانى شرح مواهب اللدنيه ج 3 ص 452 مطبوعه مصر 12)

وہ چوکی یا تخت پوش جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے اور بعد وفات کے جنازہ شریف بھی اسی پر رکھا گیا تھا بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت صدیقِ اکبر اور عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جنازہ اسی پر رکھا گیا پھر اور لوگوں کے جنازہ لے جانے میں بھی تبرکاً کام میں لایا گیا۔ بنی امیہ کے زمانہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وارثوں میں سے کسی نے ترکہ میں پا کر اس کے تختوں کو بیچا اور عبد اللہ بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے چار ہزار درہم میں خرید لیا۔ ۲۷ ؎

خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک بھی تھی۔ کبھی کسی کی خاطر سے زیارت کرنے کو باہر لاتے تھے۔ عیسیٰ بن طھمان رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت کی تھی۔ مجلسِ زیارت کے بعد عیسیٰ بن طھمان رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین ہے۔ ۲۸ ؎

---

27 وَسَرِيْرُ قَوَائِمَتِهٖ مِنْ سَاجٍ أَهْدَاهُ إِلَيْهِ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ يَنَامُ عَلَيْهِ ثُمَّ وُضِعَ عَلَيْهِ لَمَّا مَاتَ ثُمَّ الصِّدِّيْقُ ثُمَّ الْفَارُوْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ثُمَّ صَارَ النَّاسُ يَحْمِلُوْنَ عَلَيْهِ تَبَرُّكًا ثُمَّ بِيْعَ فِيْ زَمَنِ بَنِيْ أُمَيَّةَ فِيْ مِيْرَاثِ عَائِشَةَ فَاشْتَرَى أَلْوَاحَهٗ عَبْدُ اللهِ بْنِ إِسْحٰقَ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ. ذَكَرَهُ ابْنُ الْعَمَّادِ فِي الرَّوْضِ أَنَّهٗ كَانَ خَشَبَاتٍ مَشْدُوْدَةً بِاللِّيْفِ۔

(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ ج 3 ص 458 مطبوعہ مصر 12)

28 عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری شریف كتاب فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ بَابٌ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهٖ وَقَدَحِهٖ الخ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ابو بُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (ہمارے دکھانے کو) ایک چادر گفش (سنگین گاڑھی یا پیوند لگی ہوئی) نکالی اور فرمایا کہ اسی چادر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہے۔

سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں حضرت ابو بُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے اتنا اور زیادہ ہے:

"ازار گفش" جو یمن میں بُنا جاتا ہے اور ایسی چادر جس کو تم لوگ گفش یا گندہ یا پیوندار بولتے ہو۔ [29]

یعنی دو چیزیں تھیں ایک ازارِ غلیظ، دوسری کِسَاء مُلَبَّد۔ مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں بھی حضرت ابو بُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں دو چیزوں کا ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے دکھانے کو کسا ملبّد اور ازارِ غلیظ لاکر فرمایا کہ انہیں دونوں چادروں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہے۔

---

29 عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ: فِي هٰذَا نُزِعَ رُوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يَصْنَعُ بِالْيُمْنِ وَكِسَاءً مِنْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا مُلَبَّدَةً (بخاری شریف بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ 12).

صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے غلام آزاد کردہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ:

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے پاس (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز بوٹے دار کسراوی جبّہ لائیں جس کے دامن وگریبان وآستین میں ریشمی کپڑا کی مغزیاں لگی ہوئی تھیں اور کہا کہ یہ پہنا ہوا جبّہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ان کی وفات تک رہا میں ان کی وفات کے بعد لے آئی ہوں جب کوئی بیماری کی شکایت مجھ سے کرتا ہے تو میں اس کو دھو کر پلا دیتی ہوں اور (اللہ سے) اسی کے ذریعہ سے شفا طلب کرتی ہوں (چونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ اور بدن سے ملا اور مس ہوا تھا) ۳۰ ؎

فائدہ: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ آثارِ صالحین اور ان کے لباس سے برکت حاصل کرنا مستحب ہے۔ ۳۱ ؎

---

30 عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُم، أَنَّهَا قَالَتْ: هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ اِلَیَّ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى يُسْتَشْفٰى بِهَا.

(صحیح مسلم كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ بَابُ تَحْرِيْمِ اِسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ ص 19 مطبوعه نولکشور)

ومدارج النبوة للشیخ عبد الحق محدث دهلوی رحمه الحق حصه دوم باب یازدهم در بیان اسلحه ص 701

وفی الزرقانی شرح مواهب اللدنیه ج 5 ص 31 مطبوعه مصر

31 شرح صحیح مسلم ص 191 باب مذکور.

حضرت امِ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تھے تو وہ آپ کے واسطے فرش (بچھاون) چمڑے کا بچھا دیتیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر قیلولہ فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے جو عرق آتا اس پسینہ کو لے کر اپنی خوشبوئی کے ظرف میں ڈالتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خمرہ (اپنے معجز سر چھپانے کا کپڑا، یا کھجور کی چٹائی) کو وہ بچھا دیتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے۔ ۳۲ے

یہ روایت مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں اجمالاً وتفصیلاً چار جگہ سے زیادہ بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہ مذکور ہے۔ایک میں ہے:

کہ جس وقت وہ عرق مبارک لے لے کر شیشی میں اکٹھا کر رہی تھیں تو حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگ کر فرمایا کہ: امِ سلیم کیا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرق شریف ہے اس کو لے کر اپنی خوشبوئی میں ڈالتی ہوں کہ سب خوشبوئی سے بڑھ کر یہ خوشبو ہے۔ ۳۳ے

---

32 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَدْخُلُ عَلٰی أُمِّ سُلَيْمٍ فَتَبْسُطُ لَهٗ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ فَتَأْخُذُ مِنْ عِرْقِهٖ فَتَجْعَلُهٗ فِیْ طِيْبِهَا وَتَبْسُطُ لَهُ الْخُمْرَةَ فَيُصَلِّیْ عَلَيْهَا

(مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3 ص 103)

33 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ أُمِّیْ بِقَارُوْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعُرُوْقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عِرْقُكَ نَجْعَلُهٗ فِیْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنَ الطِّيْبِ (مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3 ص 136)

اور دو روایت کچھ تفصیل سے ہیں:

ان میں یہ ہے کہ جاگنے کے بعد جب امِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا کرتی ہو؟ تو جواب میں انہوں نے عرض کیا: میں اپنے لڑکوں کے لیے اس سے برکت کی امیدوار ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَصَبْتِ یعنی اچھا کیا تم نے۔ ۳۴؎

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کے حلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر مبارک سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک جانب موئے شریف کو تھام لیا پھر حجام اس طرف حلق کر چکا تو انہوں نے ان موئے شریف کو لے لیا اور امِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے آئے انہوں اپنی خوشبوئی میں اس کو رکھ دیا۔ ۳۵؎

---

34 عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَيَبِيْتُ فِيْهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَأَتَيْتُ فَقِيْلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِىْ بَيْتِكَ عَلٰى فِرَاشِكَ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عِرْقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ أَدِيْمٍ عَلَى الْفِرَاشِ قَالَ فَفَتَحَتْ عَتِيْدَهَا قَالَ فَجَعَلَتْ تَنْشِفُ ذَالِكَ فَتَعْصِرُهُ فِىْ قَوَارِيْرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِيْنَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرْجُوْ بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: أَصَبْتِ.(مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3 ص 221)

35 ثَابِتٌ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ قَبَضَ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى أَحَدِ شِقَّيْ رَأْسِهِ فَلَمَّا حَلَقَهُ الْحَجَّامُ أَخَذَ فَجَاءَ بِهِ أُمَّ سُلَيْمٍ فَجَعَلَتْ تَجْعَلُهَا فِىْ طِيْبِهَا.

(مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3 ص 213 مطبوعہ مصر)

بخاری شریف میں ابن سیرین سے بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ اس طرح ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سر مبارک کو اپنے حلق فرمایا تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے موئے شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا۔ ۳۶

محمد معروف بہ ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مقام میں سر کو حلق کرایا تو داہنی جانب کے گیسوئے مبارک کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ جب ادھر حلق سے فراغت ہوئی تو (ہاتھ کے لیے ہوئے گیسو شریف) مجھے عطا کر کے فرمایا اے انس! اس کو امِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اپنی ماں) کے پاس لے جاؤ، لوگوں نے جب اس خاص عطاء و عنایت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے حال پر دیکھا تو دوسری طرف کے گیسوئے مبارک کے لینے میں تنافس سے آپس میں پیش قدمی کرنے لگے ایسا کہ کچھ یہ لیتا ہے، کچھ وہ لیتا ہے۔

محمد ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبیدۃ السلمانی رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے اس حدیث کو بیان کیا انہوں نے کہا:

"کہ ایک موئے شریف بھی ان میں سے میرے پاس ہوتے تو تمام

---

36 عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:
أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ
(بخاری شریف كِتَابُ الْوُضُوْءِ بَابُ الْمَاءِ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهٖ شَعْرُ الْإِنْسَانِ.

روئے زمین کی سب اشرفی اور روپیہ سے مجھے محبوب تر ہوتے۔" ۳۷ ؎

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجام سر مبارک کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق کر رہا ہے اور اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرے ہوئے ہیں ان کی غرض اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ ہر ایک موئے شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے اور پہنچے۔ ۳۸ ؎

اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقِ سر مبارک کے وقت یا مثل اس کے جب موئے شریف جسم شریف سے جدا ہوتے تو اصحابِ حاضرین رضی اللہ عنہم اس کے لینے کو دوڑتے اور جلدی کرتے ۔ ۳۹ ؎

---

37 عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِيْ اِبْنَ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ بِمِنٰى أَخَذَ شِقَّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ بِيَدِهٖ ۔ فَلَمَّا فَرَغَ نَاوَلَنِيْ فَقَالَ يَا أَنَسُ! اِنْطَلِقْ هٰذَا اِلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ بِمَا خَصَّصَهَا بِهٖ مِنْ ذَالِكَ تَنَافَسُوْا فِيْ شِقِّ الْاٰخِرِ هٰذَا يَأْخُذُ الشَّيْئَ وَهٰذَا يَأْخُذُ الشَّيْئَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثْتُهُ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ فَقَالَ لِأَنْ يَكُوْنَ عِنْدِيْ مِنْهُ شَعْرَةٌ أَحَبَّهُ اِلَيَّ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ أَصْبَحَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ وَفِيْ بَطْنِهَا
(مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3 ص 256.

38 ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ,قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهٗ وَقَدْ أَطَافَ بِهٖ أَصْحَابُهٗ مَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ (مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 3 ص 133) یہی روایت صفحہ ۱۳۷ میں بھی ہے۔

39 وَلَا تَسْقُطُ مِنْهُ شَعْرَةٌ فِيْ حَلَاقَةِ رَأْسٍ وَنَحْوِهٖ اِلَّا ابْتَدَرُوْهَا سَارَعُوْا لِأَخْذِهَا (نسیم الریاض شرح قاضی عیاض فَصْلٌ فِيْ عَادَةِ الصَّحَابَةِ فِيْ تَعْظِيْمِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوْقِيْرِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ج 3 ص 438 مطبوعہ قسطنطنیہ ،وشفاء حصہ دوم ص 33 مطبوعہ قسطنطنیہ)

ہشام رحمۃ اللہ علیہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو حلق فرمایا تو داہنی جانب سے شروع فرمایا بعد حلق کے اس گیسوئے مبارک کو حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا پھر بائیں جانب سر مبارک کو حلق فرما کر لوگوں کے درمیان تقسیم فرما دیا ۔ ۴۰

ایک اور روایت میں بھی ہے کہ:

حجّام کی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنے جانب کے سر مبارک کو حلق کے لیے بڑھایا اس نے ادھر حلق کیا تو اس طرف کے گیسوئے مبارک کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا پھر بائیں جانب سر مبارک کو حلق فرما کر لوگوں کو عطا فرمایا۔ ۴۱

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تھوڑے موئے شریف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی ٹوپی کے اندر سلوا کر تبرکاً رکھ لیے تھے، ہر غزوات میں وہ اس تاج کو اپنے سر پر فتح یابی کی نیت سے رکھتے تھے، ایک جنگ میں وہ تاج بہ سبب سخت ہجوم کے اور گھمسان لڑائی ہونے کے ان کے سر سے گر گیا

---

40 هَشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ ثُمَّ حَلَقَ شِقَّ رَأْسِهِ الْأَيْسَرِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ

(مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی جلد 3 ص 214

41 هَشَامٌ ابْنُ حَسَّانٍ وَابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ. وَأَعْطَى الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ حَلَقَهُ الْأَيْسَرَ فَأَعْطَاهُ النَّاسَ.

(مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی جلد 3 ص 111

جس کی خبر ان کو جنگ سے خیمہ کی طرف معاودت کے وقت ہوئی تو وہ پلٹ پڑے کچھ دوست ان کے اور بھی حملہ میں ان کے شریک ہو گئے اور انہوں نے تو اس بار اپنی جان لڑا دی اور دشمنوں کو دور ہٹا کر اس ٹوپی کو میدان سے کھوج کر لائے۔ بعد اس کے بہت لوگوں نے ان پر یہ اعتراض کیا کہ ایک ٹوپی کے پیچھے اپنی اور چند دوسروں کی جان کو ہلاکت میں ڈالنا عقل اور مصلحت کے خلاف کام ہوا۔ اس حملہ میں کئی آدمی شہید بھی ہو گئے تھے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: محض ٹوپی مجھے مقصود نہ تھی بلکہ میری یہ ساری کوشش حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کے واسطے تھی جو اس ٹوپی کے اندر ہیں، تا کہ یہ برکت میرے ہاتھ سے جاتی نہ رہے اور مشرکین کے ہاتھ میں نہ پڑ جائیں کیوں کہ مشرکین اپنی نجاستِ باطنی کے سبب اس لائق نہیں کہ آثارِ شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رہیں۔ ۴۲

---

42 وَفِیْ حَدِیْثٍ رَوَاهُ أَبُوْ یَعْلٰی قَالَ کَانَتْ فِیْ قَلَنْسُوَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ الصَّحَابِیِّ الْمَخْزُوْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَشْهُوْرِ شَعَرَاتٌ مِّنْ شَعْرِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهَا فِیْ دَاخِلِهَا تَبَرُّکاً بِهَا فَسَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ عَنْ رَأْسِهٖ فِیْ حَرُوْبَةٍ قِیْلَ هُوَ فِیْ غَزْوَةِ الْیَمَامَةِ فِیْ خَلَافَةِ أَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَدَّ عَلَیْهَا شِدَّةً أَیْ کَرَّةً قَوِیَّةً أَیْ رَجَعَ لِأَخْذِهَا وَهُوَ یُعَدِّدُ عَدَدًا شَدِیْدًا سَرِیْعًا. أَیْ کَارًّا عَلَیْهَا لِیَأْخُذَهَا خَوْفًا مِّنْ ضِیَاعِهَا أَنْکَرَ عَلَیْهِ أَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُجُوْعَهٗ لِأَجْلِ عِمَامَتِهٖ لِظَنِّهِمْ أَنَّهٗ عَلَیْهَا لِذَاتِهَا کَثْرَةِ مَّنْ قُتِلَ فِیْهَا أَیْ فِیْ شِدَّةٍ مَّنْ رَجَعَ مَعَهٗ بِجَانِبِ الْعَدُوِّ بِسَبَبِهٖ. فَقَالَ لَمْ أَفْعَلْهَا أَیْ هٰذِهِ الشِّدَّةُ وَالْکُرَّةُ بِسَبَبِ أَخْذِ هٰذِهِ الْقَلَنْسُوَةِ لِمَا ظَنَنْتُمْ بَلْ فَعَلْتُهَا لِمَا تَضَمَّنَتْهُ أَیْ لِمَا ضَمَنْتُهَا وَدَاخِلِهَا مِنْ شَعْرِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِئَلَّا تَسْلُبَ بَرَکَتُهَا تَذْهَبُ بَرَکَتُهَا، مِنِّیْ وَذَالِكَ أَمْرٌ عَظِیْمٌ یُخَاطِرُ بِالْأَرْوَاحِ لِأَجْلِهٖ... وَتَقَعُ فِیْ أَیْدَی الْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ لَایَلِیْقُ أَنْ تَکُوْنَ عِنْدَهُمْ اٰثَارُ رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَهٰی (نسیم الریاض قاضی عیاض ج 3 ص 480 ولھکذا فی شرح ملا علی قاری اجمالاً)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برکات و کراماتِ موئے شریف کا جو ان کے تاج میں تھے کامل تجربہ اور بیسوں بار کا تجربہ تھا کہ ہر لڑائی میں فتح وظفر اسی کی بدولت ہے پھر اس نعمتِ عظمیٰ کو وہ ہرگز ہاتھ سے جانے نہ دے سکتے تھے۔ ان موئے شریف کی اس کرامت کو لوگوں نے صاف لفظوں میں لکھا ہے۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ:

چند موئے مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تاج میں تھے جتنی لڑائیوں میں وہ تاج ان کے سر پر رہا فتح ونصرت ان کے ساتھ رہی۔ [۴۳]

حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی موئے شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ عثمان بن عبد اللہ بن موہب رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت کی تھی وہ فرماتے تھے کہ:

حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے شریف سرخ دکھائے۔ [۴۴]

انہیں سے دوسری روایت ہے فرماتے ہیں کہ: میں ام المؤمنین حضرت

---

43 وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ أَنَّهُ كَانَتْ شَعْرَاتٌ مِّنْ شَعْرِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ....فِي قَلَنْسُوَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ .....فَلَمْ يَشْهَدْ بِهَا أَيْ لَمْ يَحْضُرْ قِتَالًا وَحَرْبًا قَاتَلَ فِيْهِ إِلَّا رُزِقَ النَّصْرَ (نسیم الریاض قاضی عیاض ج 3 ص 147)

44 عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَرَتْهُ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ (بخاری شریف كِتَابُ اللِّبَاسِ بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ)

امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور میں حاضر ہوا تو وہ مجھے دکھانے کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے شریف باہر لائیں جو رنگین تھے۔ ۴۵ ؎

عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ:

میرے گھر کے لوگوں نے مجھے حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں ایک قدح پانی کے ساتھ بھیجا (اس بیان تک پہنچ کر اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تین انگلیوں کو پکڑ کر اشارہ سے بتایا کہ قدح اس انداز کا تھا یا یہ کہ تین بار ایسا ہوا) پانی لانے کو چاندی کے ظرف سے جس میں موئے مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس) تھے (لوگوں کا) معمول تھا کہ جب کسی آدمی کو زخمِ چشم ہو جاتا اور کچھ (بیماری کی قسم سے ہوتی) تغاری (پانی کی) حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیتے وہ اس میں غسالہ موئے شریف دیتیں اس بیماری کی شفاء کے واسطے (وہاں پہنچ کر مجھے گھونگھرو (جیسا ظرف) نظر آیا جس میں چند موئے شریف میں نے دیکھے۔ ۴۶ ؎

---

45 عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا.

(بخاری شریف كِتَابُ اللِّبَاسِ بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ)

46 عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلٰى أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ قَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعْرٌ مِّنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْئٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حَمْرَاءَ (بخاری شریف كِتَابُ اللِّبَاسِ بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ)

انہیں عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ کہتے ہیں کہ:

میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور میں حاضر ہوا تو وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے شریف باہر لائیں جو رنگے ہوئے تھے حنا اور کتم سے۔ ۴۷

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے شریف کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رنگین دیکھا۔ ۴۸

مخضوب ہونے کی یہ روایت یا ابنِ موہب کی روایات ان سب پر محققین نے شاذ کا حکم لگایا ہے اس لیے کہ یہ سب روایتیں مقابلہ و معارضہ نہیں کرسکتیں۔ صحیحین کی روایتوں کا جو طرقِ کثیرہ سے ثابت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب ہرگز نہ لگایا اور خضاب کے زمانہ پیری تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ہی نہیں (تو پیش از وقت اور بلا ضرورت کیوں لگاتے) ہاں یہ ممکن ہے کہ حضرت

---

47 عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مُخَضَّبًا بِالْحِنَاءِ وَالْكِتَمِ.

(مسند امام احمد بن حنبل ج 6، ص 196)

48 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَضَّبًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

(شمائل الترمذی مع شرح الشیخ ابراهیم البیجوری ص 47 مطبوعه مصر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود موئے شریف کو رنگ دیا ہو۔ دار قطنی کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے (دار قطنی میں ہے):

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات فرمائی تو جن لوگوں کے پاس موئے شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے سب نے رنگ دیا تا کہ زیادہ دن بقا رہے۔ ۴۹

بخاری شریف کی اس حدیث شریف میں جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ:

میں نے موئے شریف کو بہت سرخ دیکھا تو (تعجب سے اس کا سبب پوچھا جواب میں) کہا گیا کہ خوشبوئی کے رنگ سے سرخ ہو گئے ہیں۔ ۵۰

غرض یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب کا استعمال نہ فرمایا احادیثِ صحیحہ سے یہی ثابت ہے اور زائرینِ موئے شریف کا بیان کہ سرخ یا رنگین دیکھا سچ اور صحیح ہے کیونکہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے مصلحۃً رنگ دیا تھا یا بکثرت خوشبوئی لگاتے رہنے اور خوشبوئی میں رکھنے سے رنگین ہو گئے تھے۔

---

49 هٰذِهِ الرِّوَايَةُ قَدْ حُكِمَ بِشُذُوْذِهٖ وَحِيْنَئِذٍ فَلَا يُقَاوِمُ مَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ طُرُقٍ كَثِيْرَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْضِبْ وَلَمْ يَبْلُغْ شَيْبَهٗ أَوْ أَنَّ الْخِضَابَ مِنَ الْمَسِّ وَيَدُلُّ مَا فِي الرِّوَايَةِ الدَّارِ قُطْنِيْ أَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ خَضَبَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْئٌ مِّنْ شَعْرِهٖ لِيَكُوْنَ أَبْقٰى لَهٗ.

(مواهب اللدنيه شرح الشمائل للشيخ ابراهيم البيجوری ص 47 مطبوعه مصر)

50 قَالَ رَبِيْعَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعْرِهٖ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيْلَ إِحْمَرَّ مِنَ الطِّيْبِ

(بخاری شریف باب صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ:

ہمارے پاس موئے شریف حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں ہم نے اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پایا ہے یا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہلِ خانہ سے (راوی کے نزدیک دونوں میں سے کسی کا نام ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے لیا تھا سہو سے شک ہوگیا) (اس کے جواب میں) عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میرے پاس ایک موئے شریف بھی ان میں سے ہوتے تو تمامی دنیا اور اس کے اندر جو کچھ بھی دولت اور نعمت ہے سب سے زیادہ محبوب وہ موئے شریف ہوتے۔ ۵۱

مروی ہے کہ بعض متروکات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تھے ان سب کو انہوں نے ایک محفوظ مکان میں رکھا تھا، ہر روز ایک بار وہاں زیارت کرنے جایا کرتے اور کبھی کوئی اشراف (ساداتِ فاطمی یا ان کے قرابت مند) آجاتے تو ان کو زیارت کرانے وہاں لے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ:

یہ ایسی میراث ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے تم کو بزرگی دی اور غالب کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہاں تبرکات میں چوکی تھی اور سر کے نیچے کا چرمی تکیہ جس میں

---

51 عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيْدَةَ عِنْدَنَا شَعْرٌ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعْرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

(بخاری شریف کِتَابُ الْوُضُوْءِ بَابُ الْمَاءِ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ)

کھجور کا ریشہ بجائے روئی کا تھا اور ایک جفت موزہ اور کپڑا اور ترکش مع چند تیروں کے تھا کہتے ہیں اس کپڑے میں سرِ مبارک کی کچھ میل تھی۔ ایک آدمی سخت بیماری میں مبتلا ہوا شفا نہ ہوتی تھی تو عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے اس کپڑے کی اس میل میں کچھ دھو کر بیمار نے مانگا اور اس پانی کو ناک میں ٹپکایا بیماری سے شفا پائی۔ ۵۲ ۔

احادیثِ مرقومہ بالا کل اس بیان میں ہیں کہ اصحاب و تابعین و سلف و صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ تبرکاً حاصل کیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان آثار شریفہ کی حفاظت اور ان کی تعظیم و توقیر کرتے رہے (اور اپنی دنیاوی زندگی میں جس طرح ان تبرکات سے برکت و نفع چاہتے اور لیتے رہے اسی طرح سے بعض اسلاف و سلف و صالحین رحمۃ اللہ علیہم دنیاوی تبرکات

---

۵۲ ۔ ومروی است کہ بعضے از متروکاتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیش عمر بن عبد العزیز بود و آنرا در خانہء مضبوط نگاہ میداشت و ہر روز یک باری میرفت و آنہا را زیارت میکرد گاہ بود کہ چوں بعضے از اشراف پیش وے می آمدند ایشاں را دراں خانہ می برد و آنہا را بایشاں می نمود میگفت میراث اکرمکم اللہ واعزکم اللہ بہ و گویند در خانہ سریرے وبالشے ازادیم کہ حشو آن لیف خرما بود و یک جفت موزہ و قطیفہ و کنانہ کہ دراں چند تیر بود و گویند کہ دراں قطیفہ اثر وسخ سر مبارک وے بود و مردے زحمتے عظیم داشت و شفا نمی یافت از عمر بن عبد العزیز التماس نمودند کہ بعضے ازان وسخ بشوئیند و با سعوط در بینی بیمار چکانیدند بیمار شفا یافت (مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ الحق ج دوم باب یازدہم در بیانِ اسلحہ وغیرہ ص ۱۰۷ مطبوعہ)

ومنافع کے علاوہ اخروی تبرکات ونفع کے حصول کی نیت سے) مرنے کے بعد اپنی قبر میں ساتھ لے گئے۔ اور حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے اجزا پاک کو اپنے نزدیک اللہ تعالیٰ کے سامنے شفیع بنانے کی غرض سے قبر میں ساتھ کر دینے کی وصیت کر گئے۔

ازاں جملہ دو صحابی رضی اللہ عنہما کا حال لکھا جاتا ہے۔ ثابت بنانی کہتے ہیں کہ: مجھ سے حضرت انس بنِ مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ من جملہ موئے ہائے شریفہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ایک موئے شریف ہے (میرے مرنے کے بعد) میری زبان کے نیچے اس کو رکھ دینا (موافق وصیت کے) میں نے اس کو ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا بعد اس کے وہ دفن کیے گئے اس حال میں کہ وہ موئے شریف ان کی زبان کے نیچے تھے۔ ۵۳؎

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عصائے مبارک بھی تھا جس کی نسبت انہوں نے وصیت فرمائی کہ قبر میں ان کے ساتھ رکھ دیا جائے تو وہ عصاء ان کے پہلو اور قمیص کے درمیان میں قبر کے اندر رکھ دیا گیا۔ ۵۴؎

---

53 قَالَ ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ قَالَ لِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذِهٖ شَعْرَةٌ مِّنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَعْهَا تَحْتَ لِسَانِيْ قَالَ فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ لِسَانِهٖ فَدُفِنَ وَ هِيَ تَحْتَ لِسَانِهٖ.

اصابہ فی تمییز الصحابہ تصنیف ابن حجر عسقلانی ج اول ص 72 چھاپہ مصر

54 وَكَانَ عِنْدَهٗ عُصَيَّةٌ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَمَرَ أَنْ تُدْفَنَ مَعَهٗ فَدُفِنَتْ بَيْنَ جَنْبِهٖ وَقَمِيْصِهٖ أُسُدُ الْغَابَہ.

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرضِ موت میں آخر وقت افاقہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لڑکے کو سامنے دیکھا تو کہا:

اے لڑکے! میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے ایک بار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفعِ حاجت کو تشریف لے گئے تو پانی کا بدھنا (برتن) لے کر میں پیچھے سے پہنچا (آپ نے خوش ہوکر) ان دو ملبوس میں سے جو جسم شریف میں تھے ایک کو مجھے پہنا دیا اسے میں نے آج کے دن کے لیے رکھ چھوڑا ہے۔

اور ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناخن شریف کو ترشوایا تھا اور موئے شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آج ہی کے دن کے واسطے میں نے ان سب کو رکھ چھوڑا ہے جب میں مرجاؤں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قمیص کو میرے کفن میں اس طرح دینا کہ وہ قمیص میرے بدن سے ملی رہے اور ان موئے شریف اور ناخنوں کو میرے منہ اور آنکھ میں اور سجدہ کی جگہوں پر میرے جسم پر رکھ دینا۔ اگر کوئی چیز نفع دے سکتی ہے تو یہ کافی ہے۔ نہیں تو پھر (اللہ کے ساتھ معاملہ ہے) اللہ بے شک غفور رحیم ہے ۵۵۔

---

55 فَأَفَاقَ مُعَاوِيَةٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَأَتْبَعْتُهٗ بِإِدَاوَةٍ فَكَسَانِيْ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى جِلْدِهٖ فَخَبَأْتُهٗ لِهٰذَا الْيَوْمِ وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَظْفَارِهٖ وَشَعْرِهٖ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَخَذْتُهٗ وَخَبَأْتُهٗ لِهٰذَا الْيَوْمِ فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْعَلْ ذَالِكَ الْقَمِيْصَ دُوْنَ كَفَنِيْ مِمَّا يَلِيْ جِلْدِيْ وَخُذْ ذَالِكَ الشَّعْرَ وَالْأَظْفَارَ فَاجْعَلْهُ فِيْ فَمِيْ وَعَلٰى عَيْنَيَّ وَمَوَاضِعَ السُّجُوْدِ مِنِّيْ اِنْ نَفَعَ شَيْئٌ فَذَالِكَ وَ اِلَّا فَإِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب تصنیف حافظ علامہ أبی عمر بن عبد البرّ ج اول ص 262 فی ترجمة معاوية رضی الله عنه)

ان کے علاوہ اور بھی جو صحابی آثار شریفہ اپنے ساتھ قبر میں لے کر گئے ان کے پاس اس فعل کی سند پہلے سے حاصل تھی۔ یعنی خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ملبوس اپنا اس کی قبر میں کر دیا کسی کی قبر میں خود اندر جا کر زمین پر لیٹے اس کے بعد نکل کر دفن کے واسطے حکم فرمایا تھا یہاں تک کہ ایک منافق کے احسان کے بدلے میں اس کی قبر میں رکھنے کو اپنی قمیص عطا فرمائی۔

شیخ ابو العباس سیاری رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد مالدار تھے ان کی وفات کے بعد والد کی دولت جب ان کو وراثت میں ملی تو کل مال ایک شخص کو دیکر ان سب کے عوض میں اس سے دو موئے شریف حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لے لیے تمام عمر بابرکت موئے شریف حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش حالی کے ساتھ گزری (دنیا میں اس قدر خیر و برکت دیکھ کر ان بزرگوں نے برکاتِ اخروی کے حصول میں ان موئے شریفہ کو وسیلہ و واسطہ بنایا یعنی) اپنے مریدوں کو وصیت فرمائی کہ جو موئے شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس ہیں میرے مرنے کے بعد میرے منہ میں رکھ دینا مریدوں نے اس کی تعمیل کی۔ ان کا انتقال ۳۴۳ ہجری میں ہوا۔ ۵۶ے

۵۶ے ابو العباس السیاری رحمہ اللہ تعالی از طبقہ خامس است نام وے قاسم بن القاسم بن المہدی است دختر زادہ احمد بن سیار است از اعاظم اہل مرو است وارادت بخدمت شیخ ابوبکر واسطی داشت عالم بود بحقائق احوال وفقیہ بود وحدیث بسیار داشتہ ویرا از پدرِ خود میراث بماند جملہ بداد دو تا رموئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بخرید خداوند تعالی (بقیہ اگلے صفحے پر)

جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم وتوقیر کے مقتضا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ کی تعظیم کمالِ ایمان کی نشانی ہے اور باعثِ حصولِ سعادت وبرکات ہے آثار شریفہ کی توہین (العیاذ باللہ تعالیٰ) موجبِ نکال وخسران ہے اور میں اس کو بھی آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور روایات کے مطابق کہتا ہوں اپنے دل سے میں نے نہیں گڑھا ہے۔

حضرت جہجاہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی تھے جلیل القدر کثیر مشاہد میں حاضر رہے۔ حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے دن مسجد میں نماز پڑھانے سے روکنے والوں کے ساتھ وہ بھی تھے۔ جس وقت پتھر کی بوچھار سے بلوائیوں نے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر سے گرا دیا وہ امامت نہ کرسکے اور نماز ابوامامہ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی تو جس وقت حضرت امیر المؤمنین عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر سے گرے یا منبر ہی پر تھے یا مجبوری میں گھر جانے کو مسجد سے باہر ہوئے باختلافِ روایت حضرت جہجاہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ہاتھ سے قضیب (چھوٹی چھڑی) لے لیا اور غصہ میں اپنے زانو کو اس پر رکھ کر دونوں ہاتھ کے زور سے توڑنا چاہا لوگ اور

(بقیہ گزشتہ صفحے والا) ببرکت آں موئے ویرا توبہ داد و بصحبت ابوبکر واسطی افتاد بدرجہ رسید کہ امام صنفی از متصوفہ شد کہ ایشاں راسیار خوانند چوں از دنیا میرفت وصیت کرد تا آں موئیہا را در دہاں وے نہادند ۔۔۔۔در سنہ اثنین واربعین وثلاثمأۃ از دنیا برفت (تذکرۃ الاولیاء فرید الدین عطار ونفحات الانس ملا جامی رحمہما اللہ تعالیٰ وخزینۃ الاصفیاء (ازیں ہر سہ ملخص نوشتہ شد)

اصحاب پہچاننے والے ان کو روکنے کی نیت سے چیخنے لگے کہ یہ چھڑی حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے دست شریف کی ہے زانو رکھنا اس پر سخت بے ادبی ہے۔اور یہ چیز
باقی رکھنے کی ہے نہ کہ توڑ ڈالنے کی۔

(یہ چھڑی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت میں برابران
دونوں خلیفوں کے ہاتھ میں رہی بعد ان کے اس دن تک حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ہاتھ میں رہی تھی) نتیجہ اس بے ادبی کا یہ ہوا کہ ان کے پاؤں میں بہت جلد اکلہ
کی بیماری ہوئی اور اکلہ کے سم ☆ سے دوسرے اعضاء کو بچانے کی غرض سے اس
پاؤں کو کاٹ ڈالنا پڑا پھر بھی سال کے اندر ہی انتقال کر گئے۔ ۵۷

اس واقعہ میں اصحاب کے چیخنے اور منع کرنے سے تعظیمِ آثار شریفہ کا مسئلہ
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پاؤں رکھنے زانو لگانے سے ان لوگوں نے منع فرمایا اور
آثار شریفہ کی تعظیم کی۔اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ بات کہ تعظیم آثار کی کرنی
چاہیے پہلے سے اس حدیث سے معلوم تھی کہ:

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ جو شخص میرے منبر پر جھوٹی قسم

☆ زہر

57 وَأَخَذَ جَهْجَاهُ الْغَفَّارِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْقُضَيْبَ مِنْ يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِيَكْسِرَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَأَخَذَتْهُ الْأَكْلَةُ فَقَطَعَهَا وَمَاتَ قَبْلَ الْحَوْلِ.
(نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض فَصْلٌ فِيْ كَرَامَاتِهِ وَبَرَكَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ص149) وَفَصْلٌ مِّنْ أَعْظَامِهِ وَأَكْبَارِ أَعْظَامِ جَمِيْعِ أَسْبَابِهِ ص 483 مطبوعه قسطنطنیه)

کھائے وہ اپنی جگہ آگ (دوزخ) میں ٹھہرائے۔ ۵۸۔

مدینہ طیبہ جو مخزنِ آثار شریفہِ رسالت ونبوت ہے اس کے بارے میں ہے جو شخص اس (مدینہ) میں کوئی برا کام کرے یا کسی بری بات والے یا برے کام کو جگہ دے (یعنی اس کی مدد کرے) تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتے اور آدمی سب کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے گا اس کے نوافل اور نہ فرائض۔ ۵۹۔

ابنِ عدیم رحمۃ اللہ علیہ نے حکایت بیان کی کہ ابنِ ابی طاہر علوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تعداد میں چودہ موئے شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ان کو یہ خبر ملی کہ حلب کے بعض امیر علویوں سے محبت کرتے ہیں اور بخشش والے آدمی ہیں۔ یہ سفر کر کے وہاں پہنچے اور موئے شریف تحفہ نایاب اس امیر کو ہدیہ میں دیا۔ اس امیر نے ان کا بڑا اکرام کیا تھوڑے دنوں کے بعد یہ پھر اس امیر کے یہاں ملاقات کو پہنچے تو بجائے خوش ہونے کے اس نے منہ بنالیا اور ان کی طرف کچھ التفات نہ کیا، انہوں نے رنجش کا سبب پوچھا، اس نے کہا کہ:

---

58 رَوَاهُ مَالِكٌ وَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِنْبَرِيْ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض فَصْلٌ فِيْ كَرَامَاتِهٖ وَبَرَكَاتِه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ص 483)

59 وَفِي الصَّحِيْحِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَدِيْنَةِ مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا (نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض فَصْلٌ فِيْ كَرَامَاتِهٖ وَبَرَكَاتِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ص 483)

فلاں شخص نے یہ کہا ہے کہ ان موئے شریف کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یعنی صحیح
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہیں۔ ابو طاہر علوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اچھا موئے
شریف کو منگائیے۔ جب لا چکے تو کہا کہ آگ دھونکی ہوئی منگائیے، آگ آنے پر
ان سب موئے شریف کو آگ میں ڈال دیا وہ کچھ نہ جلے بلکہ جس حالت میں
تھے اس سے اور اچھے معلوم ہونے لگے یہ دیکھ کر اس امیر نے ان کا قدم چوما اور
بہت کچھ انعام دیا اور اکرام کیا۔ ۶۰ے

ان علوی بزرگ نے معترض پر غلطی کا الزام اور اپنی صداقت ثابت کرنے
کو غصہ میں یہ کام کیا اور ظہورِ کرامت سے صحت وصداقت بھی کمال درجہ میں ہو
گئی۔ لیکن میری سمجھ میں یہ فعل ان کا ادب کے تمام تر خلاف ہوا۔

اس حکایت کے بیان سے یہاں مجھے بیانِ کرامت اصل مقصود نہیں بلکہ یہ
بتانا ہے کہ اصحاب وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں آثار شریفہ کا موجود ہونا
اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تابعین رحمۃ اللہ علیہم تک پہنچنا کتبِ صحاح اور بخاری
ومسلم وسنن ومسانید میں محدثین نے لکھا ہے۔

---

60 وَحَکٰی ابْنُ الْعَدِیْمِ أَنَّ ابْنَ طَاهِرَ الْعَلَوِیَّ کَانَ عِنْدَه أَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنْ شَعْرِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَهٗ أَنَّ بَعْضَ أُمَرَاءِ حَلَبٍ یُحِبُّ الْعَلَوِیِّیْنَ لَهٗ کَرَمٌ فَارْتَحَلَ لَهٗ وَأَهْدٰی تِلْكَ الشَّعْرَاتِ لَهٗ فَأَکْرَمَهٗ ثُمَّ أَتَاهُ بَعْدَ أَیَّامٍ فَعَبَسَ فِیْ وَجْهِهٖ وَلَمْ یَلْتَفِتْ إِلَیْهِ فَسَأَلَهٗ عَنِ السَّبَبِ فَقَالَ لَهٗ قَالَ لِیْ فُلَانٌ إِنَّ هٰذَا الشَّعْرَاتِ لَا أَصْلَ لَهَا فَسَأَلَهٗ إِحْضَارَهَا فَأُحْضِرَتْ فَطَلَبَ مَعَهٗ نَارًا مُوْقَدَةً فَأُتِیَ لَهَا فَرَمٰی شَعْرَاتٍ مِّنْهَا فِی النَّارِ فَلَمْ تَتَحَرَّقْ بَلْ صَارَتْ أَحْسَنَ مِمَّا کَانَتْ فَقَبَّلَ رِجْلَهٗ وَأَنْعَمَ عَلَیْهِ بِنِعَمٍ لَا یُحْصٰی وَأَکْرَمَهٗ غَایَةَ الْإِکْرَامِ.

(نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض فَصْلٌ فِیْ کَرَامَاتِهٖ وَبَرَکَاتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ص 147 مطبوعہ قُسْطُنْطُنِیَّہ)

بعد کا حال کتبِ احادیث میں بہت تفحص وتجسس سے بطور شاذ کہیں نظر آئے

اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ دوسری تیسری صدی میں موجود رہنا جب کتبِ احادیث

میں مرقوم نہیں ہیں تو دنیا میں وجود بھی ان کا باقی نہیں بلکہ اس حکایت سے ابنِ ابی

طاہر علوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چودہ موئے شریف اور ابوالعباس سیاری رحمۃ اللہ

علیہ کے پاس دو موئے شریف رہنے کا ثبوت مقصود ہے۔ اور سنئے مصر کے علاقہ میں

بعض آثارِ شریفہ کا ہونا سفرنامہ ابن بطوطہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

پھر میرا سفر صعید کی راہ سے حجاز شریف کا ہوا۔ روانگی کی شب میں اس رباط

(مسافر خانہ) میں سویا جس کو صاحب تاج الدین بن حنا نے دیرِ طین میں بنایا

ہے اور اس رباط کو بنانے کے بعد اس میں مفاخرِ عظیمہ اور آثارِ کریمہ رکھے۔ وہ

آثارِ کریمہ یہ ہیں:

(۱)۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصعہ (کاٹھ کی تغار) کا ٹکڑا۔

(۲)۔ اور سرمہ لگانے کی سلائی۔

(۳)۔ اور سُتالی یعنی وہ سوّا جس سے آپ اپنی نعلین شریفین کو ٹوٹنے پر خود

گانٹھ لیا کرتے تھے۔

(۴) اور حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ

خاص کا لکھا ہوا قرآن شریف۔

کہا جاتا ہے کہ صاحبِ مذکور نے ان آثارِ نبویہ علی صاحبہا افضل صلوات اللہ

تعالیٰ وسلامہ کو ایک لاکھ درہم دے کر لیا۔ اور اس رباط میں رکھا اور اس میں

وارد و صادر کے خرچ اور ان آثارِ شریفہ کے محافظین کے وظیفہ کے لیے کچھ وقف کیا اس مبارک کام کا اس کو اللہ تعالیٰ نفع بخشے۔[61]

اور بنی عباس کے پاس بہت آثار شریفہ تھے جن کو وہ علاماتِ خلافت جانتے تھے، سلطنت ہاتھ سے چلے جانے اور بغداد کے تباہ ہونے کے بعد عباسیوں کا ایک شخص الحاکم بأمر اللہ ابو العباس نام مصر میں جا کر رہا، مصر کے بادشاہوں نے تعظیم کے ساتھ رکھا، اس الحاکم بأمر اللہ کے پاس چند تبرّکاتِ آثار شریفہ تھے۔ ترکوں نے جب مصر کو فتح کیا تو ان تبرّکات کو عباسی خاندان کے ایک شخص سے بعطائے انعام و اکرام کثیر حاصل کیا اور عباسیوں کی سمجھ کے مطابق خلافت بھی ان سے بہ رضائے خاطر لے لی جب ہی سے بادشاہ قسطنطنیہ اپنے کو امیر المؤمنین و خلیفۃ المسلمین سمجھنے لگے۔

یہ بات متحقق ہے کہ قسطنطنیہ میں کوئی ملبوس شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عَلَم مبارک اور موئے شریف اور ماسوائے اس کے کچھ آثار شریفہ بھی ہیں۔ بقائے آثار شریفہ ظہورِ امام مہدی علیہ السلام تک رہے گا۔

---

[61] ثُمَّ كَانَ سَفَرِیْ مِنْ طَرِيْقِ الصَّعِيْدِ بِرَسْمِ الْحِجَازِ الشَّرِيْفِ فَبِتُّ لَيْلَةَ خُرُوْجِیْ بِالرِّبَاطِ الَّذِیْ بَنَاهُ الصَّاحِبُ تَاجُ الدِّيْنِ بْنِ حَنَا بِدَيْرِالطِّيْنِ وَهُوَ رِبَاطٌ عَظِيْمٌ بَنَاهُ عَلٰی مَفَاخِرَ عَظِيْمَةٍ وَاٰثَارٍ كَرِيْمَةٍ أَوْدَعَهَا فِيْهِ وَهِیَ قِطْعَةٌ مِّنْ قَصْعَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِيْلُ الَّذِیْ يَكْتَحِلُ بِهٖ وَالدِّرَفْسُ وَهُوَ الْأَشْفَا الَّذِیْ كَانَ يَخْصِفُ بِهٖ نَعْلَهٗ وَمُصْحَفُ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِیِّ ابْنِ أَبِیْ طَالِبٍ (رَضِیَ اللهُ عَنْهُ) الَّذِیْ بِخَطِّ يَدِهٖ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، وَيُقَالُ أَنَّ الصَّاحِبَ اشْتَرٰی مَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْاٰثَارِ الْكَرِيْمَةِ النَّبَوِيَّةِ بِمِأَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَجَعَلَ فِيْهِ لِلْوَارِدِ وَالصَّادِرِ وَالْجِرَايَةِ الْخُدَّامِ لِتِلْكَ الْاٰثَارِ الشَّرِيْفَةِ نَفَعَهُ اللهُ تَعَالٰی بِقَصْدِهِ الْمُبَارَكِ إِنْتَهٰی

(تُحْفَةُ النَّظَّارِ فِیْ غَرَائِبِ الْأَمْصَارِ كتاب رِحْلَةِ ابنِ بَطُوطه ص 25 مطبوعه مصر)

نواب صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی اپنی کتاب ''حِجَجُ الْکَرَامَۃِ فِیْ آثَارِ الْقِیَامَۃِ'' میں لکھتے ہیں:

وہ علامات جن سے امام مہدی علیہ السلام موعود کی شناخت ہو بعض ان میں سے یہ ہیں کہ ان کے ساتھ قمیص اور سیف اور عَلَم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو۔ [۶۲]

اسی کتاب میں ایک جگہ پھر لکھتے ہیں: پس ناچار مہدی علیہ السلام رکن ومکان کے درمیان بیٹھ کر لوگوں کی بیعت لیں گے اور عشاء کی نماز کے نزدیک علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ساتھ ظاہر ہو اور قمیص اور سیف بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ [۶۳]

آثارِ شریفہ خصوصاً موئے شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اب تک باقی وموجود رہنے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ فقہ کی کتابوں میں اس کے متعلق مسائل متفرع ہوئے ہیں۔

---

۶۲ فصل ششم واما علاماتیکہ شناختہ شود بآنہا مہدی علیہ السلام پس ازاں جملہ آنست کہ باوے قمیص وسیف ورأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باشد ومنتشر نہ شود ایں رأیت از روزِ وفات وے صلی اللہ علیہ وسلم ونشود تاآنکہ بیروں آید مہدی علیہ السلام۔ (حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص ۳۶۵)

۶۳ پس ناچار مہدی علیہ السلام میان رکن ومقام نشستہ مردم را بیعت گیرد و نزد نمازِ عشاء باوے رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شود وہم قمیص وسیف او صلی اللہ علیہ وسلم (حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص ۳۶۶)

فتاویٰ سراجیہ باب ''مَایَجُوزُ بَیعُہٗ وَمَالَا یَجُوزُ'' میں لکھا ہے:

" بَیعُ لَبَنِ بَنَاتِ اٰدَمَ وَشُعُوْرِ النَّاسِ لَا یَجُوْزُ وَلَوْ أُخِذَ شَعْرُ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِمَّنْ عِنْدَہٗ وَأَعْطَاہُ ھَدِیَّۃً عَظِیْمَۃً لَا وَجْہَ الْبَیْعِ وَالشِّرَاءِ لَابَأْسَ بِہٖ"

یعنی آدمی کی لڑکیوں کا دودھ اور انسان کے بال کی بیع جائز نہیں اور اگر کسی کے پاس سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بطور ایک معظم ہدیہ کے لیا جائے خرید وفروخت کے طریقہ سے نہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

صاحبِ ردالمحتار رحمۃ اللہ علیہ نے درِّ مختار کے حاشیہ میں بھی یہی لکھا ہے جو سراجیہ میں ہے

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

وَلَا یَجُوْزُ بَیْعُ شُعُوْرِ الْاِنْسَانِ وَلَا یَجُوْزُ الْاِنْتِفَاعُ بِھَا وَھُوَ الصَّحِیْحُ کَذَا فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ وَلَوْ أُخِذَ شَعْرُ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِمَّنْ عِنْدَہٗ وَأَعْطَاہُ ھَدِیَّۃً عَظِیْمَۃً لَا وَجْہَ الْبَیْعِ وَالشِّرَاءِ لَا بَأْسَ بِہٖ کَذَا فِی السِّرَاجِیَۃِ.

کفایہ شرح ہدایہ میں ''بَابُ بَیْعِ الْفَاسِدِ'' کے اندر:

"لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَۃَ وَالْمُسْتَوْصِلَۃَ" الحدیث کی شرح میں لکھا ہے قولہ:

اَلْوَاصِلَۃُ تَصِلُ الشَّعْرَ وَالْمُسْتَوْصِلَۃُ الَّتِیْ تُفْعَلُ بِھَا ذَالِکَ.

وَرُوِیَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ: أَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ الْاِنْتِفَاعُ بِشَعْرِ الْاٰدَمِیِّ اِسْتِدْلَالًا بِمَا رُوِیَ أَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ حِیْنَ حَلَقَ رَأْسَہٗ قَسَّمَ شَعْرَہٗ بَیْنَ أَصْحَابِہٖ وَکَانُوْا یَتَبَرَّکُوْنَ بِہٖ وَلَوْ کَانَ نَجِسًا لَمَا فَعَلَ وَأَنَّہٗ لَا تَبَرُّکَ بِالنَّجِسِ.

ایسا ہی عینی شرح ہدایہ میں ہے۔

اس قول سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے انتفاع سے غرض تبرک ہے نہ بیع وشراء کا نفع کیونکہ جامع صغیر میں ان کا قول صریح:

عَدمِ جوَازِ بیعِ شعرِ الْاِنسَانِ اور انتِفَاعْ میں ہے ۔ فرماتے ہیں:

وَلَا یَجُوْزُ بَیْعُ شُعُوْرِ الْاِنْسَانِ وَلَا یَجُوْزُ الْاِنْتِفَاعُ بِہٖ

اس وقت بھی کہیں کہیں آثار موجود ہیں۔ گو متولیوں کے پاس بقاعدۂ محدثین متصل سند نہیں ہے لیکن جہاں جہاں ان آثار شریفہ کی برکت سے متولیوں میں ورع وتقویٰ اور ایمان و اسلام کے مقتضیات سے حسنِ تہذیب ومکارمِ اخلاق پائے جاتے ہیں اور عموماً وہاں کے مسلمانوں میں صلاح وتقویٰ کی جانب میلان ہے تو یہی باتیں آثار شریفہ کی علامات سمجھنی چاہیے۔

بعض جگہ ایسے واقعات پیش آئے ہیں جس سے لوگوں کو صحت پر وثوق ہو گیا ہے۔ مثلاً:

ایک جگہ مکان میں آگ لگی اور کل اسباب کے ساتھ میں وہ صندوق بھی جل گیا جس میں موئے شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور رومال جو اوپر لپیٹے ہوئے تھے وہ بھی جل گئے فقط بقدر کفِ دست دو ایک تہ پارچہ رومال مع موئے شریف جلنے سے محفوظ رہے اور ایک جگہ پختہ سنگی ☆ عالیشان عمارت دریا میں گر گئی اور ایک کوٹھری کی چھت کی چند کڑی ایک ایستادہ لکڑی کے سہارے پر دیوار سے لگی ہوئی باقی رہی ان کڑیوں پر پٹارا ☆ رکھا ہوا تھا جس میں آثار شریفہ

☆ (پتھر کی) ☆ (صندوق نما کوئی چیز)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چند اولیاء اللہ کے تبرّکات تھے۔لوگوں نے دریا میں جا کر اوپر سے سیڑھی لگا کر اتارا۔اگر متولیوں میں صلاح وتقویٰ اور تہذیب نفوس تو کجا وہ گھر بیٹھے بھی دنیا کمانے کی تدبیر کرتے دیکھے جائیں اور تمام شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ زیارت کرانے کو لئے لئے پھر کر اس ذریعہ سے روزی حاصل کرتے پائے جائیں تو ایسے لوگوں سے اور جن کے حق میں فرمایا گیا ہے:

"وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا".

کیا فرق ہوگا ایسے لوگوں کے قول وتحریر پر جس کو ہر جگہ وہ صحت وسند میں آثار شریفہ کے دکھاتے پھرتے ہیں کیونکر اعتماد کیا جاسکتا ہے اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا جو لوگ دنیا کمانے کی غرض سے اپنے جی سے کسی چیز کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط منسوب اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ دیدہ ودانستہ غلط مشہور کریں تو یہ سخت گناہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.

مجھے آثار شریفہ میں سے دو تین مقام میں موئے شریف کی زیارت نصیب ہوئی ہے جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔اور بعض ملبوس بھی اور اولیاء اللہ کے آثار شریفہ میں بعض بزرگوں کے جبّہ شریف کے بعض تار اور ملبوسات اور تسبیح وشانہ وعصاء وغیرہ بھی۔

مجھے اقرار ہے کہ بعض جگہ آثارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں گو

ایک ہی بار میں حاضر ہوا میرے دل نے متاثر ہو کر صداقت پر گواہی دی اور بعض جگہ تین چار بار کی حاضری میں بھی نہیں اور اس عدمِ تاثیر کو بھی میں اپنے دل کی سختی اور غفلت ہی سمجھتا ہوں۔ یہاں تک لکھنے کے بعد اس تحریر کو تمام کرتا ہوں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاھِرًا وَّبَاطِنًا

تَمَّتِ الرِّسَالَةُ الْمُسَمَّاةُ بِذَرِيعَةِ النَّجَاتِ لِمَنْ تَبَرَّكَ بِاٰثَارِ سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَوْمَ الْأَحَدِ سِتَّةٌ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ صَفَرَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ 1329 هِجْرِیْ تِسْعٌ وَّعِشْرِيْنَ وَ ثَلَاثُ مِائَةٍ بَعْدَ الْاَلْفِ مِنْ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَوْلِيَائِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

★★★★★★★

★★★★★